



انٹھار صوان اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۵ ستمبر ۱۹۹۹ء بمقابلہ ۲۵ جمادی الاول ۱۴۲۰ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
۱	خلافت قرآن پاک و ترتیب۔	۳
۲	دعا مغفرت بابت واقعہ تران۔	۵
۳	وقتہ سوالات۔	۵
۴	رخصت کی درخواستیں۔	۳۵
۵	آخری اتفاق مجاہب ملک محمد سردار خان کا کڑ۔	۳۶
۶	زیر و آور۔	۳۶
۷	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	۵۰
۸	۱۔ بلوچستان سہی غیر مقول جائیدادگیں (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء ۲۔ بلوچستان ایکسا زرگولیشن کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔ ۳۔ بلوچستان تبا کوفروشی کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔ ۴۔ بلوچستان موڑ و سیکھری کیسیشن کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔	
	متلافہ کمیٹی کے پردازے گئے۔	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا انتحار حواں اجلاس سورجے ۱۹۹۹ء ستمبر ۲۵ جمادی الاول ۱۴۲۰ ہجری بروز منگل ۳۰ منٹ پر زیر صدارت جناب اپنیکریمیر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسہ میں منعقد ہوا۔

تلاءٰت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبد القیس اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَوْلَمْ يَرَى فِي الْأَرْضِ فَيَقْتُلُوا أَكْيَفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّمَنِ وَنَفْ
قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِثْمَمَ قُوَّةً وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَعْجِزَهُ
مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ
عَلَيْهِمَا قَدِيرًا مَدْفَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

ترجمہ : کیا لوگ ملک میں پڑے ہوئے نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے
ہو گزرے ہیں ان کا کیما (غراپ) الجام ہوا حالاً کہ مل بولتے ہیں (وہ لوگ) ان سے
پڑھ کر تھے اور اللہ (کچھ کیا گزرا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی چیز بھی حاجز
کر سکے ہے مگر وہ سب کے طال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

وَاعْلَمُنَا الْبَلَاغُ

سردار محمد اختر مینگل : جناب اپنیکر! جناب تفتان میں ایف سی کے ہاتھوں ایک شخص مارا گیا ہے اور کسی زخمی ہوئے ہیں جو شخص بلاک ہوا ہے اس کے لئے دعاۓ مغفرت کی جائے۔
جناب اپنیکر: دعا کریں۔ دعاۓ مغفرت کی گئی۔

سردار محمد اختر مینگل : پوائنٹ آف آرڈر۔ پچھلے دنوں جناب اپنیکر ایک واقعہ کے سلسلے میں سوراب کے سلسلے میں تحریک اتواء بھی پیش کی گئی تھی جس میں تین شخص پبلہ بلاک ہوئے تھے آج رات ایک اور بلاک ہو گیا ہے ابھی تک وہ زخم بھرے ہی گئے تھے کہ کل پھر تفتان میں ایف سی کے ہاتھوں ایک شخص کو مارا گیا اور تقریباً دو تین اشخاص رُخی کے گئے اس کو ہم حکومت کہیں یا حکومت کی وردی میں سرکاری وردی میں ملوث ان دہشت گروں کی غنڈہ گروی کیا جائے۔

جناب اپنیکر: آپ نے تحریک اتواء دے دی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل : وہ تحریک اتواء کل آئے گی اس سلسلے میں جو ظلم و زیادتی بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ کی جا رہی ہے۔

جناب اپنیکر: آپ اپنی اپنی جو ایڈیمیز بلٹی پر کریں گے تو اس وقت کریں۔

سردار محمد اختر مینگل : ہم اس ظلم و زیادتی کے خلاف ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اس پوائنٹ آف آرڈر کی جناب اسی کی تائید کرتے ہوئے ہیں یہ اہم مسئلہ ہے یہ بالکل ایک قتل عام شروع ہے یعنی جو افسر ہے انتظامیہ کے ادارے ایسے ہی کہ ایک انسان کو مارنے پر کسی اصول کے پابند نہیں ہے۔ ہم پروٹوکول کرتے ہیں اور واک آؤٹ کرتے ہیں۔ (اس مرحلے پر حزب اختلاف کے ممبران واک آؤٹ کر گئے)۔

جناب اپنیکر: میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ کیا مناسب ہو گا کہ کوئی دوست جائے اور ان کو لے آئے اگر مناسب ہے تو جائیں۔ سردار صاحب جائیں اور کوئی ساتھی جائیے۔

سعید احمد ہاشمی وزیر: جناب روڑ آف برنس کے تحت میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ابھی حلاوت ہوئی تھی اور فاتح خوانی ہوئی تھی۔ پوائنٹ آف آرڈر بھی کسی بات پر ہوتا ہے۔

جناب اپنیکر: میں یہ تسلیم کرتا ہوں میں نے کہا جب آپ کی موشن آئے تو وہ آٹھ کریں یہ بات آپ کی صحیح ہے۔

سید احسان شاہ: جناب اپنیکر اصولاً جب کوئی ممبر سوال کرتا ہے اور وہ موجود نہیں ہوتا ہے اور اس بدلی کی کارروائی چلتی رہے وہ موجود نہ ہو تو تو اس کے سوالات فتح ہو جاتے ہیں۔

جناب اپنیکر: یہ روز میں نہیں ہے اس کی جگہ پر کوئی ممبر پوچھ سکتا ہے۔

سید احسان شاہ: اگر اس نے آنے سے انکار کیا تو کیا چلے گا۔

جناب اپنیکر: اسکے لیے ہاف پر چلا رہے گا۔ روٹرہی ایسے ہیں ایک آزیبل ممبر ہے وہ نہیں آیا۔ یہاں ہے گر پڑا ہوا ہے اس کے لیے ہاف پر چلے گا۔ اس کا سوال آئے گا۔

سید احسان شاہ: اس کے سوال تو آئیں گے اس کا جواب نہیں آئے گا۔

جناب اپنیکر: شاہ صاحب پرکھ روانیں بھی چلتی ہیں اچھی روائیں بھی قائم کرنی ہیں۔ ہم اچھی روائیوں کے ہمیشہ حای رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس خوبصورت طریقے سے چلے اچھے انداز سے چلے۔ دیکھتے ہیں اگر تشریف نہیں لاتے تو کارروائی شروع کرتے ہیں۔

جناب اپنیکر: آج وزیر بلدیات صاحب کے سوالات ہیں اور جوابات نہیں آئے مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ اکثر دیکھا جا رہا ہے کہ سوالات کے جوابات نہیں آتے ہیں حالانکہ اس بدلی سیکریٹریٹ سے ہم بہت عرصہ پہلے متعلقہ وزارت کو سوالات بھجوادیتے ہیں۔ جو جوابات تیار کر کے بھجوادیتے ہیں لیکن آئے دون دیکھا جا رہا ہے کہ جواب وصول نہیں ہو رہا ہے آج کے اس چمپز میں صرف دو کے جوابات ہیں باقی کے نہیں ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا آپ اس کا نوش لیں اور متعلقہ وزیر یا اس کے سیکریٹری صاحب سے کہیں کہ سوالات کے جوابات تو دیا کریں کیونکہ یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتحداق کے مجروح ہونے کے مترادف ہے۔ (اس مرحلے پر حزب اختلاف کے ممبران واک آٹھ فتح کے تشریف لے آئے)۔

جناب اپنیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۲۰۲ دریافت فرمائیں۔

کیا وزیر بلدیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال تک بدلیات اور اس سے متعلق حکوموں راداروں کے بھروسے وزیر کن کن آفیسر ان اور اپلاکار ان کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسر ان اور اپلاکار ان کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بعد تاریخ الائچت اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل یہ ہے؟ نیز

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپیکر: جواب نہیں آیا اس کو میں ڈیلفر کرتا ہوں۔

سید احسان شاہ: سریں اس میں تھوڑی گزارش کروں سوال نمبر ۲۰۲ کا جواب دیا جا چکا ہے۔ حکومت بلوچستان نے وہاں سے روائے کیا ہے اس بھی کو لیکن یہ دون جو چیزیں تھیں اس لئے وہ اس بھی میں نہیں پہنچ سکا، لیکن حکومت نے وہاں سے پہنچ دیا ہے میں آپ کو ڈیلیٹ نمبر بھی بتا دوں گا۔

جناب اپیکر: شاہ صاحب میں پڑے ادب کے ساتھ آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ میرے اس بھی کے اضاف رات بارہ بجے تک بیٹھا ہے اسکی بات نہیں ہے۔

سید احسان شاہ: میں کہہ رہا ہوں سرکری یہ تھکے سے روائے ہو چکا ہے۔

جناب اپیکر: میں اس چیز کو تعلیم نہیں کر سکتا میرے پاس ابھی تک نہیں پہنچا ہے جواب اسکو کہتے ہیں جو میرے پاس پہنچے، اس چیز کو نہیں دیکھنا چاہتے جو کہ راستے میں ہے یا کسی اور جگہ پر ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہی ہماری گزارش ہے جناب والا کہ جوابات نہیں مل رہے ہیں اب یہ طریقہ غلط ہے کہ ہم نے پہنچ دیا ہے اور پھر مسٹر صاحب خود حاضر نہیں ہیں۔ اس دن بھی ایک مسٹر صاحب نہیں تھے اس دن بھی میر غفور صاحب جواب دے رہے تھے وزیر خوارک کے اور ایسے ہی۔

وہ لوگ بہانہ بنایتے ہیں اور نکل جاتے ہیں۔ یا چھاطر زعیم نہیں ہے کیونکہ یہ ایک اسمبلی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اپنیکر point of order میرے خیال میں یہ جو آپ نے کلمات کہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ مشروف کو اور مشرف اپنے ملکہ کو کہے کہ وہ جوابات دے میرے خیال میں جب سے حکومت نی ہے آپ انکو یہی بدایا ت دے رہے ہیں اور ہر سیشن میں ان کے جوابات موصول نہیں ہوتے۔ جناب اپنیکر یہ اسیلی ہے یہاں اس کو تماشا بنا یا ہوا ہے جناب اپنیکر صاحب اکٹھ فخر حاضر ہے تو جوابات غائب ہیں اور اگر جوابات حاضر ہیں تو مشرف غائب ہے یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔
جناب اپنیکر: میر محمد اسلم پچی صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X۵۱۷ میر محمد اسلم پچی

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملکہ بڑا کی جانب سے حب اور گذانی کے انڈسٹریل ایریا میں قائم چونگی میکسرز میں فن کائن ۵۰ افیصد کی کرکے بلا جواز نئے چونگی ریش مقرر کئے گئے ہیں؟
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو چونگی میکسرز میں کمی کے کیا وجہات ہیں۔ نیز نئے مقررہ شرح تکس کی تفصیل بھی دی جائے؟
وزیر بلدیات:

(الف) حب اور گذانی ناؤں کمیٹیوں میں چونگی تکس ریٹ میں کمی کا کوئی نوٹیفیکیشن جاری نہیں کیا گی
(ب) ایضاً

جناب اپنیکر: جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے تو ضمنی سوال ہو تو فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب اپنیکر وزیر موصوف نے کہا ہے کہ کوئی چھوٹ نہیں دی گئی ہے کیا وزیر موصوف اپنے چیف ٹھرنسنے اپنے اختیارات سے جب جو آپ کے انڈسٹریل ایریا میں اس میں ۵٪ اکو کم کر کے ایک فیصد نہیں کیا تھا۔

جناب اپنیکر: عبدالرحیم خان آپ نے سوال کرتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ جناب کارپوریشن کے چوگنی کے میکسز زیں اور یہاں انہوں نے رعایت دی ہے وہ تو اپنی جگہ پہلے جناب کا (ب) جز پر صیغہ تو تو سینی میونسل کارپوریشن کی سفارش پر جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کے احکامات پر دی گئی ہے۔

جناب اپیکر: میر محمد اسلم پٹکی سوال دریافت فرمائیں۔

X ۵۲۷ میر محمد اسلم پٹکی:

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی جانب سے کوئی میونسل کارپوریشن کے چوگنی محکیداروں کو مزید دو ماہ یعنی جولائی اور اگست ۱۹۹۹ء کے تیکسوں میں رعایت دئے دی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ چھوٹ رعایت کس کی سفارش پر دی گئی ہے۔ اس رعایت کی مد میں کس قدر نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات:

(الف) یہ درست ہے کہ کوئی میونسل کارپوریشن کے طبقے برائے سال ۹۸-۹۹ء میں ۲ ماہ کی توسعی بعض وفاقی حکومت کی جانب سے حبیب اللہ کوٹل پاور کو چھوٹ دینے کی وجہ سے کی گئی۔ جس کا محکیدار برتاطیق Agreement حق دار تھا۔

(ب) توسعی میونسل کارپوریشن کی سفارش پر جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کے احکامات پر دی گئی۔ البتہ اس توسعی کا فائدہ محکیدار کو نہیں پہنچ سکا۔ کیونکہ صوبہ میں وفاقی حکومت کے احکامات پر چوگنی اور ضلع وار تکمیل کو ختم کر دیا گیا۔

جناب اپیکر: سردار محمد اختر مینگل۔ یعنی سوال دریافت فرمائیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپیکر جس طرح دو ماہ کی توسعی دی گئی ہے۔ کیا وزیر موصوف اسی میں ہمیں بتائیں گے کہ کیا یہ ایگر یہ نہ میں موجود تھا جو اس کنٹریکٹ کے ساتھ ایگر یہ نہ میں کیا گیا ہے جس میں حبیب اللہ کوٹل پاور پر جو چھوٹ دی گئی ہے کیا وہ اس اگر یہ نہ میں کا حصہ تھا۔ اگر وہ

اگر یہ نہ کا حصہ نہیں تھا تو اس پر چھوٹ کیوں دی گئی ہے۔

وزیر خزانہ: جناب والا! ہوا یہ تھا کہ وفاقی حکومت نے عجیب اللہ کو شل پا در کو چوگی کی چھوٹ دی تھی۔ جب بھی کسی کنٹریکٹ کو آکڑائی کا کنٹریکٹ دیتے ہیں اس میں یہ واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ حکومت کا اختیار ہے دوران سال وہ کسی ادارے کو کسی بھی شخص کو کسی بھی چیز کیلئے چھوٹ دے سکتی ہے۔ لیکن اگر یہ نہ میں ساتھ ہے یہ بھی ہے کہ پھر ان کنٹریکٹ کو کمپنی کیا جائے گا۔ یہ اس طرح ہے۔
سردار محمد اختر مینگل: جناب کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس چھوٹ دینے سے آپ کی کار پوریش کو کتنا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

جناب اپسیکر: چلیئے۔ آپ کی کار پوریش کو چھوٹ دینے سے کتنا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

وزیر خزانہ: جناب والا۔ آکڑائی ہی نہ رہی تو کیا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جس وقت آکڑائی تھی اس وقت آپ کو ہر کروڑ کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔
جناب آپ ماں یا نبمانیں۔

وزیر خزانہ: جناب والا۔ یہ ہماری کتابوں میں تو کوئی نقصان نہیں ہوا سردار صاحب نے نہیں معلوم یہ فیکر کہاں سے جمع کے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب والا فناں کی کتاب آپ کی اپنی بنای ہوئی ہے۔ اس میں آپ نے نقصان کیا شوکرنا ہے۔

عبد الرحیم حان مندوخیل: جناب انہوں نے کہا ہے کہ یہ توسعی تو وزیر اعلیٰ صاحب نے کی تھی البتہ اس توسعی کا فائدہ ٹھیکیدار کو نہیں پہنچ سکا کیونکہ صوبہ میں وفاقی حکومت کے احکامات پر چوگی اور ضلع وار تکمیل کو ختم کر دیا گیا ہے۔ یعنی مجموعی طور پر چوگی کو ختم کر دیا گیا ہے اور ضلع تکمیل کو ختم کر دیا گیا ہے۔ لئے کروڑ روپے کا نقصان فیڈرل گورنمنٹ نے صوبے کو دیا اور اس پر آپ نے کیا کارروائی کی۔

جناب اپسیکر: چوگی اور ضلع تکمیل کو ختم کر دیا گیا ہے اس پر صوبے کو نقصان ہوا ہے اس پر حکومت نے کیا کارروائی کی ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل : جناب والا! آگے تو چھوٹ کے بارے میں تھا اس میں جناب سردار اختر جان کہہ رہے ہیں کہ ۲ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ وہ تو مانتے ہی نہیں ہیں کہ ۲ کروڑ کا نقصان نہیں ہے آپ یہ بتا دیں کہ یہ جو کار پوریشن کی میکسر کی جو رقم تھی یہ تکی آپ کو ملنی تھی اپورٹنچ پر اور اس کا نقصان کا۔

جناب اپسیکر : جناب یہ بات نہیں بنتی۔ ضلع تیکس اور چوگنی کیوں بند کی گئی۔ سوال یہ بنتا ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل : جناب یہ تو خیر نہیں ہے۔ میں ذرا ان کو بتانے کیلئے انہوں نے کتنے کروڑ روپے سالانہ ختم کیتے اور آپ نے کونسا آئینی اقدام اٹھایا اور آپ نے صوبے کے آئینی حقوق کا کیا تحفظ کیا ہے۔ یہ آپ بتا دیں۔

جناب اپسیکر : سوال یہ ہوا کہ چوگنی ختم کرنے سے صوبے کو کتنا نقصان ہوا۔

وزیر خزانہ : جناب اپسیکر صاحب اس ضمنی سوال کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں بنتا ہے لیکن اس کے باوجود میں آسمبلی کی معلومات کیلئے کچھ عرض کر دیتا ہوں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل : جناب ان کا یہ کہنا کہ سوال نہیں بنتا ایسا نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ رقم سب کچھ فیڈرل گورنمنٹ نے ختم کر دیا اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔

وزیر خزانہ : جناب والا! ہوا یہ تھا کہ جیسا کہ پورے عوام کو معلوم ہے کہ مرکزی حکومت نے پورے ملک میں ضلع تیکس اور آکڑائی کو ختم کیا اس کے بعد واحد صوبہ بلوچستان ہی تھا بجٹ کے دوسرے دن جب میری پریس کا نفرنس ہوئی تو اس میں میں نے کہا کہ ہمیں اس میں ابھی تک خدشات ہیں کہ جو ضلع تیکس اور آکڑائی ختم کی گئی ہے اس سے صوبے کو جو آمدی ہوئی تھی اس کیلئے مرکزی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ ہم صوبوں کو دیں گے کس طرح سے ہمیں دیں گے۔ مرکزی حکومت اس کی یقین دہانی کرائیں۔ دوسرے دن چیف مشر صاحب تشریف لے گئے۔ مرکز میں انہیں باقاعدہ یقین دہانی کرائی گئی۔ آپ کی آکڑائی اور ضلع تیکس سے جتنی بھی آمدی آتی تھی وہ مرکزی حکومت ہمیں دے گی پھر ہمارا فیصلہ یہ ہوا کہ ہر میئے میں ساڑھے چھ کروڑ روپے کی قسط بنتی ہے وہ اس صوبے کو دینی

چاہیے۔ پچھلے دو تین مہینوں میں یہ رقم مسلسل اور باقاعدگی کے ساتھ سازی ہے چہ کروڑ روپے کی رقم اس صوبے کوں رہی ہے۔ جب سے یہ ضلع نیکس اور آکڑائی ختم ہوئی ہے۔ جس سے ضلع کوںل وغیرہ کے اخراجات چلانے جا رہے ہیں۔

جناب اپسیکر: شکریہ۔ چلنے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس کی آئینی گارنی کیا ہے۔

جناب اپسیکر: جناب اس میں اسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ مرکزی حکومت کی بات ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا۔ یہ زبانی باتیں ہیں یہاں وہ این ایف سی ایوارڈ پر وہ عمل نہیں کر سکتے ہیں۔ اور اب وہ کہتے ہیں کہ چوگنی اور ضلع نیکس کی فیڈرل گورنمنٹ نے اور وزیراعظم نے گارنی دی ہے۔ این ایف سی ایوارڈ پر وہ اعلیٰ صاحب نے خود اشیمنٹ دی ہے کہ انہیں کچھ نہیں مل رہا ہے۔ یہاں چوگنی کے بارے میں آپ نے آئینی گارنی کیا ہے اور شہر (اربن) ایریا میں تو سیچ ہو رہی ہے اور ڈولپمنٹ ہو رہی ہے۔ جو کہ امکانی ہے ان میکسر کا ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: پہلے کے جو بلدیاتی اداروں کے اپنے اکتم تھے انکے مطابق دیے گئے ہیں یا ان میں کوتی کر کے دیے گئے ہیں۔

جناب اپسیکر: جی جناب۔

سید احسان شاہ (وزیر): جناب اس سوال پر اتنے سوالات کے گئے ہیں کہ جواب دینا مشکل ہے میں عرض کر دیتا ہوں جو پیسے مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو پیسے ٹرانسفر کے آکڑائے اور ضلع نیکس کی مد میں وہ ہم نے لوکل منشی کو دے دیے ہیں اب آگے اگر کوئی ان کا نیا سوال ہے تو لے آئیں ہم اس کے جواب کے لئے تیار ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: آپ نیشنل فائمنس کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس کے نمائندے کے طور پر جواب دے رہے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر) : نیس میں اس وقت بطور وزیر بلدیات عرض کر رہا ہوں کہ اس کے لئے آپ نیا سوال لے آئیں جواب دے دیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل : جناب وہ اس کا جواب تو دے دیں کہ جو چھ کروڑ آر ہے ہیں وہ کس بنیاد پر تقسیم کر رہے ہیں۔ مطمئن تو کریں اب حب کی آمد فی سالانہ میں کروڑ تھی ارکوڈ کی آمد فی کروڑوں روپے ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر) : جناب یہ ایک کامن سنس کا سوال ہے اس وقت جتنے منصوبے لوکل باڈی نے شروع کئے ہیں حکومت بلوچستان نے لوکل باڈی کے توسط سے ظاہر ہے ان ہی علاقوں میں شروع کئے گئے ہیں، جہاں ناؤں کمیٹی اور ضلع کونسل کی آمدن تھی تو ان کے اسکیمات کو مکمل کرنے کیلئے اس وقت گیارہ کروڑ روپے درکار ہیں تو اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اس وقت ہمیں جتنے پیسے ڈولپمنٹ کے لئے مل رہے ہیں وہ زیادہ تر انہی علاقوں میں لگیں گے اگر اس کے باوجود کوئی مزید تفصیل درکار ہے وہ نیا سوال کر لیں ہم جواب دے دیں گے۔

جناب اپسیکر : ڈاکٹر تارا چند صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X ۹۱۷ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر بلدیات از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۹۶-۹۷ء ۱۹۹۵ء-۹۹ء کے دوران میں پہل کار پوریشن کو ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ میں کم کشید رفتہ ملتا تھا اور اس دوران مختلف حلقوں کے لئے کوئی اسکیمات رکھی گئی تھیں۔ ان کی مالیت و دیگر ضروری کوائف کی تفصیل دی جائے؟ نیز موسیٰ پہل کار پوریشن کے شعبہ انجینئرنگ سے مختلف آفسران اپلکار ان کے نام، عہدہ، گرید تاریخ تھیں اسی موجودہ عہدہ پر کام کی معیار کی تفصیل دی جائے۔ وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپسیکر : سوال متاخر ہوا۔

جناب اپسیکر : ڈاکٹر تارا چند صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X ۹۷ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ متعلقہ کے زیر انتظام گاڑیوں کی کل تعداد کس قدر ہے۔ اور یہ گاڑیاں بھول و ذیر کن کن

آفیسر ان راہکاران کے زیر استعمال ہیں۔ ائکے نام، عہدہ، گرید، تاریخ الامتحنٹ عرصہ الامتحنٹ اور
گاڑی رجسٹریشن نمبر کی تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپیکر: سوال مؤخر کیا گیا۔

جناب اپیکر: ڈاکٹر تارا چند صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X ۹۸ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ متعلقہ اس سے مسلک محکمہ جات را داروں کے عملہ کے زیر استعمال کل کتنی سرکاری

گاڑیاں ہیں۔ اور سرکاری گاڑیوں کے حامل آفیسر ان راہکاران کے نام، عہدہ، گرید، تاریخ

الامتحنٹ عرصہ الامتحنٹ اور گاڑی رجسٹریشن نمبر زکی کمل تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپیکر: سوال مؤخر کیا گیا۔

جناب اپیکر: ڈاکٹر تارا چند صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X ۹۹ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ متعلقہ نے گذشتہ سات سالوں کے دوران ہندو تقلیتوں کے لئے کون کوئی ترقیاتی

اسکیم ات شروع کیں اور ہر ایکم کے لئے سقدر قم فراہم کی گئی۔ اور ان ایکموں کے انتخاب کے لئے

کیا میراث رکھا گیا۔ اور انکی سفارشات کن سے لی گئیں۔ نیز ضلع وار ترقیاتی کاموں کے مینڈرز، نام

اسکیم، کام مکمل یا نامکمل، مالیت، کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر بلدیات: جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپنیکر: سوال موخر کیا گیا۔

(سردار آخر مینگل اور سید احسان شاہ ایک ساتھ بولتے رہے)

(جناب اپنیکر کی بار بار رو لنگ کے باوجود دونوں ارکان بولتے رہے)

عبد الرحمن خان مندوخیل: آخر جان پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب اپنیکر: جو نکلدو ہوئی ہے تمام کوئی کھیڑکیں کا روائی سے حذف کرتا ہوں آگے چلیں جی۔ سردار صاحب

سردار عبد الرحمن خان کھیڑکیں: point of order میں تو سر جونیئر آدمی ہوں مجھے علم

نہیں ہے جو بھی ہمارے سوالات ہوتے ہیں یہ ۱۵ ادن کا سیشن ہے جیسے انجوکیشن کے حوالے سے لوکل

گورنمنٹ کے حوالے سے جس کا مطلب جیسے پہلی سے ہمارا سیشن شروع ہوا ہے۔ اسی تاریخ کو سب

کو سر کویٹ کر دیں تاکہ جو اس میں ضمیں بننے ہیں پوری تیاری ہو جائے۔ آپ کے پاس پرنٹ ہو جاتے

ہیں تو اس دن ہمیں موصول ہو جاتے ہیں۔ اسی دن ہمیں جواب دینا پڑتا ہے، حالانکہ ذیپارٹمنٹ سے

آجاتے ہیں اگر یہ صحیح سب منزرا کوں جائیں تو اس میں پوری تیاری ہو جاتی ہے۔

جناب اپنیکر: نہیں سردار صاحب بات اس طرح نہیں ہے۔ جب بھی سیشن کی اطلاع آجائی

ہے ہم تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ ہر ایک ملکے کو علم ہوتا ہے ہر ایک کا پتہ ہوتا ہے کہ کب میری باری آئے

گی اور کس کی باری آئیں وہ ایسی بات نہیں ہے۔

سردار عبد الرحمن خان کھیڑکیں: نہیں تاریخ تو مقرر ہے وہ تو آپ کا شیڈول آ جاتا ہے

اب مثال ہے جیسے اسی تاریخ کو انجوکیشن کے سوالات ہیں۔ اگر آپ نے پرنٹ شدہ بنا یا ہوا ہے اگر وہ

اس تاریخ سے ہمیں مل جائیں تاکہ ہم اس پر پوری تیاری کر لیں۔

جناب اپنیکر: سوال قاعدے کے مطابق جو آپ نے یا خود اسی ہاؤس نے بنایا ہوا ہے اسکے

مطابق اسی دن نیچل کرنا ہوتا ہے اسی دن جواب آتے ہیں۔ ہاؤس میں ایک گھنٹہ پہلے نیچل کر لئے

جاتے ہیں۔ سردار صاحب آپ تشریف رکھیں جی عبدالرحیم خان مندوخیل۔

سید احسان شاہ (وزیر): اگر مجھے ایک مت گزارش کرنے کی اجازت دیے گیں۔
جناب اسپیکر: جی فرمائیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سر میں نے تمام سوالوں کا نہیں کہا کہ تمام سوالوں کے جواب اصلی میں آچکے ہیں۔ میری گزارش تھی سوال نمبر ۲۰۲ کے مطابق۔
جناب اسپیکر: وہ بھی نہیں آیا ہے۔

(وزیر خزانہ): اور sir ابھی ریکارڈ آپ چیک کر کے دیکھ لجھئے گا کہ اس اصلی میں اسکا جواب وصول ہو چکا ہے۔

جناب اسپیکر: کب؟

(وزیر خزانہ): یہ date مجھے پہنچیں ہے لیکن ہو چکا ہے۔ وہ میں مانتا ہوں کہ-----

جناب اسپیکر: ان سے پوچھیں کہ کب آیا ہے؟

(وزیر خزانہ): دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ جو سوال ---

جناب اسپیکر: سیکریٹری صاحب نے آپ کو چٹ بھجوایا ہے اس سے پوچھیں کہ کب اس نے بھجوایا ہے۔ یہاں پر کب موصول ہوا ہے۔

(وزیر خزانہ): وہ ایک date -----

جناب اسپیکر: نہیں آیا ہے یہاں۔

(وزیر خزانہ): اس بات پر ہم جاتے نہیں ہیں وہ مجھے کی غلطی ہے late سوال بھیجا ہے لیکن سر آپ جو سوالات ہیں ---

جناب اسپیکر: نہیں نہیں۔

(وزیر خزانہ): جو سوالات ہیں آپ ملاحظ کریں سر۔

جناب اسپیکر: میری بات نہیں تھی آپ غلط defend کر رہے ہیں اپنے حکاموں کو اور اپنے

سیکر پیری صاحبان کو۔ یہ ایسی بات نہیں ہے یہ آپ کا ہاؤس ہے آپ کی اس میں عزت اور بے عزتی ہے۔ ہم سب کی ہے۔ اگر جو بات نہ آ جائیں تو غلطی آ کی ہے۔ آپ کے دفتروں کو چاہیے کہ وہ جو بات بھجوائیں۔ آپ ان کو defend کر رہے ہیں۔

(وزیر خزانہ) : نہیں میں defend نہیں کر رہا ہوں کسی محکمے کو اس اس نے غلطی کی ہے۔ لیکن میری گزارش اس ۲۰۲ کے متعلق ہے وہ بھی اطلاعات ہیں لیکن سردوسری میری آپ گزارش سن لیں بھیثیت اپنیکر سر سوال بھی تو آپ دیکھ لیں کہ سوال کس قسم کے کئے جاتے ہیں۔ مثلاً جی ایک سوزوکی گاڑی خریدی گئی اس کا رنگ؟ جی سفید ہے۔ اکیں کتنے نٹ بولٹ لگے ہیں؟ اب نٹ بولٹ کون گن سکتا ہے مثال ہے۔ اب اسکے علاوہ-----

سردار محمد اختر مینگل : پوائنٹ آف آرڈر جواب۔

(وزیر خزانہ) : اس میں سراگر----- (ایوان میں شور)

سردار محمد اختر مینگل : XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

(وزیر خزانہ) : XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

جناب اپنیکر : please تشریف رکھیں جی۔ اختر مینگل۔

سردار محمد اختر مینگل : XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) : XXXXXXXXXXXXXXXXX

جناب اپنیکر : تشریف رکھیں شاہ صاحب۔ تشریف رکھیں جناب۔ سردار اختر مینگل بنیھیں جی۔

یہ جو تمام لٹک گئی ہے اسکو میں expunge کرنا ہوں۔

جناب اپنیکر : عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X ۲۰۵ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل :

کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(جناب اپنیکر کے حکم سے)

(الف) کم جولائی ۱۹۹۷ء سے مکمل جیل خانہ جات اور اس سے متعلق مکملوں را داروں کے بھول وزیر کن کن آفیسر ان اور ایکار ان کے نام و عہدہ فراہم کردہ گاڑی، رجسٹریشن نمبر بعد تاریخ الامتحن اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات

(الف) کم جولائی ۱۹۹۷ء سے مکمل متعلقہ اور اس سے متعلق مکملوں را داروں بھول، وزیر آفیسر ان اور ایکار ان کو فراہم کردہ گاڑی کی ضلع وار تفصیل درج ذیل میں ہے۔

(ب) کم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ گاڑیوں کے پول پر آمدہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل

تاریخ الامتحن	ریجسٹریشن نمبر	ضلع	عہدہ	نام جملہ / فراہم کردہ گاڑی
۱۹۹۲ء	QAF-۷۸۸۰	کونہ	رازی	رنگ آئی جی جیل خانہ جات / G ایل خانہ
۱۹۹۸ء	QAE-۷۴۱			
۱۹۸۷ء	QAD-۳۹۱۲			
۱۹۸۸ء	QAD-۷۷۲۹			
۱۹۹۸ء	QAF-۷۰۵	پرندت جیل	کوئنڈ جیل	۲
۱۹۹۳ء	QAF-۷۱۸۰			
۱۹۹۸ء	QAE-۷۰۲			
۱۹۹۱ء	QAF-۵۷۰۰	بولان	پرندت	۳
۱۹۹۸ء	QAE-۷۱۳			
۱۹۹۸ء	QAE-۷۰۳	بی جیل	DS	بی جیل

نمبر شار نام جگہ فراہم کردہ گازی عبده تاریخ الائچت ضلع رجسٹریشن نمبر

۵ ڈیرہ مراد جہاں DS جیل تمبو QAE-۷۸۹۳ ۱۹۹۸
۶ خضدار جیل پرمنڈن خضدار ۷۰۲ QAE- ۱۹۹۸

کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ گاڑیوں جنکی تفصیل جزو (الف) میں ہے۔ انکی (pol) اور مرمت پر اخراجات کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شار	ضلع	pol	مرمت
۱	کوئٹہ	۱۱۳۴۰۰/-	۱۴۰۰۰۰/-
۲	کوئٹہ	۵۱۰۰۰/-	۳۲۵۰۰/-
۳	بولان	۳۲۰۰۰/-	۲۲۵۰۰/-
۴	بی	۱۳۳۰۰	۲۳۸۰۰/-
۵	تمبو	۱۳۳۰۰	۱۳۵۰۰/-
۶	خضدار	۱۲۲۰۰	۱۳۵۰۰/-

جناب اپیکر: کوئی ضمنی نہیں ہے۔

جناب اپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل سوال دریافت فرمائیں۔

X ۲۱۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر اعلیٰ عات کھیل و ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تکمیل اطلاعات کھیل و ثقافت اور اس سے متعلق مکمل معلومات را داروں کے بھروسے وزیر، کن کن آفیسر ان اور اہلکاروں کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسر ان اور اہلکاران کے نام و عبده فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بعد تاریخ الائچت اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (pol) اور مرمت پر آمدہ اخراجات کی ضلع

و اتفاقیل بھی دی جائے؟

وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت:

(الف) جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مندرجہ ذیل آفیسر ان کو سرکاری گاڑیاں دی گئی تھیں جنکی تفصیل اور پہرول رذیزیل اور مرمت وغیرہ کی مدد میں اخراجات بھی درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	آفیسر/ عہدہ	گاڑی	رجسٹریشن	تاریخ الاممتوں	تاریخ دادوں	اخراجات	کیفیت
۱	صوبائی وزیر اطلاعات	QAG-13	جو لائی	تالی ۱۹۹۷ء	تحال ۱۹۹۶ء	۵۹۹۳۵/-	۱،۸۳۹۶۵/-
۲	جناب عبدالحکیم	7592	جو لائی	تالی ۱۹۹۷ء	تاجنوری ۱۹۹۹ء	۵۲۵۰۳/-	۱۹،۶۲۵/-
۳	جناب ایوب بلوچ سابقہ سکھر بری	7601	مسی	۱۹۹۸ء	تاجنوری ۱۹۹۹ء	۳۳،۶۰۲/-	۱۸۳۸۱/-
۴	سکریٹری آفس	7601	جنوری	۱۹۹۹ء	۲(۱۶۲)ء	۳،۰۳۹/-	۷،۸۰۱/-
۵	شجاع احمد زیدی سابقہ (ڈی پی آر)	1050	جنوری	۱۹۹۸ء	تادکبر	۵۵،۰۳۷/-	۱۹،۳۳۰/-

---	۱۰۰	۹،۳۲۸/-	تاجال چار ماہ	جنوری ۱۹۹۹ء	QAF 1050	صورت خان (ڈی پی آر)	۱
---	۲۲۳۲۵/-	۳۷،۳۶۰/-	تاجال (۵۶۲۲)	جولائی ۱۹۹۷ء	QAG 4200	محمد یوسف منصور ڈینی ڈائریکٹر	۷
---	۱۰۰۸۹/-	۳۲،۸۱۰/-	تاجال (۱۳ ماہ)	ماрچ ۱۹۹۸ء	QAF 7594	نور خان (اسٹنٹ ڈائریکٹر)	۸
---	۲۱،۸۳۰/-	۳۸،۱۷۸/-	تامارچ ۱۹۹۹ء	جولائی ۱۹۹۷ء	QAF 7590	محمد یوسف سلی	۹
---	۱۴،۳۳۵/-	۳۲،۰۱۸/-	تامارچ ۱۹۹۹ء	جولائی ۱۹۹۷ء	QAF 5685	خاڑم حسین نوری	۱۰
---	۲۲،۲۷۲/-	۵۳،۳۱۹/-	تامارچ ۱۹۹۹ء	جولائی ۱۹۹۷ء	QAF 3737	منیر احمد جان	۱۱
---	۱۶،۶۳۵/-	۳۰،۵۲۶/-	تاجال (۵۶۲۲)	جولائی ۱۹۹۷ء	QAF 5686	منیر احمد بلوچ	۱۲
---	۱۰،۸۰۰/-	۳۷،۲۰۵/-	تاجال (۱۳ ماہ)	ماрچ ۱۹۹۸ء	QAF 5683	عبدالرحیم سیشن آفیسر فائلس	۱۳

۱۴	طارق خان پرائیسٹ سکریٹری (اطلاعات)	QAF 2793	دسمبر ۱۹۹۸ء	تاجال (۲۳ ماو)	۹,۲۱۵/-	۳۰,۳۲۰/-	---
۱۵	صیب احمد خان ڈاکٹر آرکائیو	QAF 788	دسمبر ۱۹۹۷ء	تاجال	۳۹,۰۰۰	۳۲,۰۰۰	---
۱۶	ظفر اللہ بلوچ ڈاکٹر جنوری آرکائیو	QAF 405	جنوری ۱۹۹۸ء	جنوری ۱۹۹۹ء	"	"	ظفر اللہ بلوچ کے تبدیل ہونے پر پر گازی نمبر QAE ۳۰۵ مکمل ایڈنٹی اے ڈی کو وابس کر دی گئی۔

جناب اپسیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: عبد الرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۶۳۱ دریافت فرمائیں۔

X ۶۳۱ عبد الرحیم خان مندوخیل :

کیا وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) مالی سال ۹۸-۹۹ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے ملکہ متعلقہ اور اس سے منسلک ملکہ جات را داروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر ایکیوں پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کی گیا ہے؟ نیز ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اور ہر ایکیم پراجیکٹ کیلئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ ایکیم پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل دیا جائے؟

(ب) کیم جولائی ۷۱۹۹ء سے تا حال مذکورہ ہر ایکیم پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ، تاریخ اشتہار شینڈر بمعنای ملکیکار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخوا ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام را ایکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جلد رخصہ مکمل نہیں ہوا ہے اسکی وجہات کیا ہیں۔

(ج) مالی سال ۹۸-۹۹ء کے دوران شروع کئے گئے ملکہ متعلقہ کے جاری، اور مرمت و دیگر ایکیم پراجیکٹ محیل کے کس مرحلے میں ہیں، ضلع وار تفصیل دی جائے؟ وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت:

(الف) مالی سال ۹۸-۹۹ء کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل جاری نئے ایکیمات رکھے گئے ہیں۔

نمبر شمار نام ایکیم	لاگت	نوعیت	
۱۔ تعمیر اشینڈر بمقام	۶۷-۹۸ء	کے رلاکھروپے	
سوراب ضلعیں	۲	رلاکھروپے	جاری (۹۸-۹۹ء)
۲۔ ضلع ڈویژن سطح پر کھیلوں کی فروخت	۳۰	رلاکھروپے	جاری
۳۔ بلاک الوکیشن برائے تعلقات عامہ	۱۵	رلاکھروپے	نئی

غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت جاری نئی و مرمت کے لئے کوئی ایکیم پراجیکٹ نہیں رکھی گئی ہے
(ب) مندرجہ بالا ایکیم نمبر اپر بحقہ تعمیرات و مواصلات کام کر رہا ہے اور اس کا ۲۰ فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ بقا ۳۰ فیصد کام روائی مالی سال یعنی ۳۰ جون سے پہلے مکمل ہو گا۔ اس ایکیم پر اب تک مبلغ ۱۰

لائکھ ۱۵ اہر اروپے خرچ ہو چکے ہیں اور اس میں کوئی تبنخواہ وغیرہ نہیں دی گئی۔ کام مذکورہ مدت کے دوران مکمل کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اس کا کوئی حصہ مکمل نہیں ہو گا۔

(۲) مندرجہ بالا ایکم نمبر ۲ کے تحت مذکورہ ۲۵ لاکھ روپے ریلیز ہوئے۔ جن سے مندرجہ ذیل رقمہ دیہی ڈل کمشروں کو اپنے اضلاع میں کھیلوں کو فروغ دینے کے لئے جاری کی گئیں۔

۱۔	کمشز کوشہ ڈویژن	۲،۷۰،۰۰۰	روپے
۲۔	کمشز قلات ڈویژن	۲،۷۰،۰۰۰	روپے
۳۔	کمشز ٹوب ڈویژن	۱،۸۰،۰۰۰	روپے
۴۔	کمشز سی ڈویژن	۲،۰۰،۰۰۰	روپے
۵۔	کمشز فصیر آباد ڈویژن	۲،۱۰،۰۰۰	روپے
۶۔	کمشز کران ڈویژن	۱،۵۰،۰۰۰	روپے
۷۔	متفرق	۲۰،۰۰،۰۰۰	روپے
کل			۱۳،۸۰،۰۰۰

بقایا رقم بھی اسی طرح کھیلوں کی فروغ کے سلسلے میں ۳۰ جون تک خرچ کی جائیگی۔ پس مذکورہ ایکم مقررہ مدت میں مکمل ہو گی۔ اس ایکم کے تحت بھی کوئی تبنخواہ ملوث نہیں ہے۔

(۳) مندرجہ بالا ایکم نمبر ۳ کیلئے مختص کردہ رقمہ حال ہی میں ریلیز ہوئی ہیں۔ نظام تعلقات عائد سے کہا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر کارروائی عمل میں لا کر اس ایکم کو ہر حال میں مقررہ مدت سے قبل مکمل کرے۔ اس میں بھی کوئی تبنخواہ وغیرہ ملوث نہیں ہے۔

(ج) مالی سال ۹۸-۹۹ء کے دوران شروع کی گئی ایکم (ایئیڈم سوراب ضلع قلات) تکمیل کے مرحل میں ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جاری رنqi اور مرمت کی ایکم پر اجیکٹ مذکورہ سال کے دوران نہیں ہے۔

جناب اپنیکر: اگلا سوال بھی عبدالرجیم خان مندو خیل آپ کا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ایک

جناب اپسیکر: ۶۳۱۔

میر عبدالغفور کلمتی وزیر کھیل و ثقافت: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اپسیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمیم؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: جی اس میں ہے۔ جناب والا میر اسوال یہ ہے کہ یہ جو جزو میں ایکم نمبر دو کی جو تفصیل دی ہے وزیر صاحب بتائیں گے کہ کمشنر صاحبان کو جو آپ نے فائدہ دیا تھا وہ لاکھ ستر ہزار کوئینڈو ڈویژن دولاکھ ستر ہزار قلات ڈویژن اور پھر متفرق دولاکھ وہاں کوئی ٹیکس لاکھ دکھایا گیا ہے اور کل یہ ٹیکس لاکھ ہے، ٹیکس لاکھ میں سے پندرہ لاکھ اور انکی ڈیٹائل کیا ہے کہ کمشنر صاحبان نے جو خرچ کیا ہے وہ انکا پروجیکٹ بتا دیں۔ اور وہ جو پندرہ لاکھ۔۔۔

جناب اپسیکر: جی جناب۔

وزیر کھیل و ثقافت: کمشنر صاحبان نے ان پیسوں کو جو نوتامن کے لئے اعلان کرتے ہیں یا کچھ انعامات لیتے ہیں اور اسی میں یہ خرچ کرتے ہیں ہم نے کمشنر صاحبان سے وہ ڈیٹائل نہیں مانگی ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو آئندہ کے لئے ڈیٹائل (تفصیل) منگوا کر آپ کو پیش کر دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہی تفصیل مانگ رہا ہوں۔

وزیر کھیل و ثقافت: جی ہاں تفصیل منگوا کر آپ کو پیش کر دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کمشنر صاحبان نے جو خرچہ اسکا کیا ہے جن پر جیکش پر جن ایکم میں انکی تفصیل۔

وزیر کھیل و ثقافت: جی انکی تفصیل منگوا کر آپ کو پہنچا دئے جائیں گے۔ دوسرا یہ پندرہ لاکھ روپے جو ہیں یہ اسپورٹس کی مد میں نہیں ہیں یہ۔۔۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ایک سوال نمبر ۳ یعنی ۲۳ نمبر میں ہے۔۔۔

وزیر کھیل و ثقافت: تین نمبر پر جو ہے پندرہ لاکھ کا یہ جو ہے انفارمیشن سائنس کا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں اسکم نمبر ۳ میں نہیں پوچھ رہا ہوں میں اسکم نمبر ۲ میں کل تسلی لائے ہیں یہ جو کشر صاحبان کو آپ نے تقسیم کئے اور پھر متفرق دولائے آپ نے چودہ لاکھ اسی ہزار خرچ کیا۔

وزیر کھیل و ثقافت: جی ہاں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: باقی پندرہ لاکھ کے expenses آپ نے کہاں کیئے؟

وزیر کھیل و ثقافت: جی ہاں وہ آپ کو بتادیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ ہے۔

جناب اسپیکر: باقی پندرہ لاکھ نہیں ہزار کہاں پر ہیں؟

وزیر کھیل و ثقافت: جی ہاں وہ بتادیں گے تفصیل آپ کو بتادیں گے تفصیل دیں گے سارا خرچ ہو چکا ہے جتنا آپ کو۔۔۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ پندرہ لاکھ کا بھی نہ

وزیر کھیل و ثقافت: بالکل۔ جو تین لاکھ کا ہے آپ کو پورا پورا دیدیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تین لاکھ کا۔

وزیر کھیل و ثقافت: جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی اسکم نمبر ۲۔

وزیر کھیل و ثقافت: صحیح جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اب اسکم نمبر ۳ کے بارے میں ۔۔۔ اسکم نمبر تین میں آپ نے پندرہ لاکھ روپے بلاک ایلوکیشن برائے تعلقات عامہ۔ تعلقات عامہ بھی ایک اسکم تو آپ نے جہاں پر خرچ کیا ہے اسکی تفصیل آپ دیں گے؟

وزیر کھیل و ثقافت: اس میں ہم لوگوں نے کمرے اور فلموں وغیرہ کیلئے خرچ کیا ہے۔ کمرے وغیرہ لئے ہیں اسکی بھی تفصیل آپ کو دیدیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: دیں گے؟

وزیر کھیل و ثقافت: جی بہاں دیدیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: اس سیشن میں۔

وزیر کھیل و ثقافت: اس سیشن میں دیدیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: دونوں سیشن میں؟

وزیر کھیل و ثقافت: جی بہاں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: مہربانی۔

جناب اپیکر: Thank you very much. Mr. Abdul Rahim Khan next question

جناب اپیکر: عبدالرحیم خان مندو خیل سوال نمبر ۲۶۶ دریافت فرمائیں۔

X ۲۶۶ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل:

کیا وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال حکمہ متعلقہ میں جن مختلف اسامیوں پر بھرتی کیلئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ان تمام آسامیوں کے لئے بمعہ گرید، مطلوبہ امیت، ضلع رہائش، تعلیمی حکمانہ و دیگر ترمیتی کورسز، تاریخ اشتہار بمعہ نام اخبار کی تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کیلئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پیٹ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت حکمانہ و دیگر کورسز نیز تاریخ و مقام انتزرویو اور حاکم رائٹنگ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے؟

(ج) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پیٹ، ضلع رہائش درخواست، تعلیمی امیت، حکمانہ و دیگر ترمیتی کورسز کی تفصیل نیز تاریخ انتزرویو حاکم رائٹنگ کمیٹی، تاریخ بھرتی گرید اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت

کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال تک بہدا میں جن آسامیوں پر بھرتی کیلئے درخواستیں طلب کی

گئیں۔ انکی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسائی	گرید	تعداد	رہائش	ضع	تعلیمی	قابلیت	محکمانہ	کورسز روگر	تاریخ اشتہار	اخبار
۱	اسینوگراف	بی۔ ۱۲	ایک	کوئنہ	میٹرک	شارٹ	بیڈنڈ	۸۰	۹۔ ۹۔ ۹۸	۲۰۔ ۹۔ ۹۸	جنگ
۲	اسٹرنٹ	بی۔ ۱۱	ایک	کوئنہ	بی۔ اے	-	-	-	-	۲۱۔ ۹۔ ۹۸	انتخاب
۳	فلم پروجیکٹ	بی۔ ۸	ایک	کوئنہ	میٹرک	۱۳۵ نیم ایم	۱۳۵ نیم ایم اور ۱۱۶ نیم ایم	۱۹۔ ۹۔ ۹۸	باخبر	۲۱۔ ۹۔ ۹۸	تجربہ
						دیکھو	پروجیکٹ	چانے کا			

جگہ	۲۰۔۹۔۹۸	فوٹوگرافر میں پانچ سال کا تجربہ	مُدِل	مکران ڈویژن	ایک	بی۔۸	فوٹوگرافر	۳
انتخاب	۲۱۔۹۔۹۸	ٹائپنگ جانتا ہے	میزک	ڈوب	ایک	بی۔۵	جوئیر	۵
جب		لائنس یافتہ اور مکینک کا کام جانتا ہے	-	کوئنہ	ایک	بی۔۲	ڈرامہ	۶
باخبر	۱۹۔۹۔۹۸							
شرق	۱۹۔۹۔۹۸		میزک	چانگی (۲) اسپلیڈ (۱)	تین	بی۔۱	سینئر فیکٹر	۷
شرق	۱۹۔۹۔۹۸	کھانا پکانے میں مہارت رکھتے ہیں	-	ڈیرہ مراد بھالی۔ گوار۔ بولان۔	تین	بی۔۱	باور پی	۸

نوابے	۹۸-۹۹	عام اسلام	-	کوئی پیشیں	دو	بی۔ بی	چوکیدار	9
وقت		استعمال کرنے کی مہارت رکھتے ہیں						

لاہوری اسٹنٹ کی دوساریاں خالی ہیں۔ حکومت کی عائد کردہ پابندی (برائے تعیناتی بیڈ اسپلیٹ اسٹاف) کی وجہ سے بھرتی نہیں کی گئی۔

عبد الغفور کلمتی: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: اس میں جناب والا ایک سوال غمنی ہے یہ صرف ایک اخبار میں آپ نے دیا ہے آپ دیکھیں ٹوب کے لئے صفحہ ۱۲ پر آپ دیکھیں جو ہیر کارک بیک پے یعنی ۵ ٹوب ڈوڑنے میڑک تا پہنگ جانتا ہو۔ لیکن دیا ہے انتخاب حب نے یعنی یہ کیا ہے۔

عبد الغفور کلمتی: یہ صحیح ہے کل چیک کر کے میں آپ کو بتاؤ ہمگا کہ کونہ میں اخباروں میں آیا ہے یا نہیں اگر نہیں آیا ہے تو واقعی غلطی ہوئی ہے۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: اب یہ دیکھیں آپ نے نوابے وقت میں دیا اب نوابے وقت اتنا زیادہ ہمارے صوبے میں پڑھانیں جاتا ہے جتنا کہ کونہ کے اخبار پڑھے جاتے ہیں۔

عبد الغفور کلمتی: یہ پوچھ آپ کا نوٹ کیا جائے گا۔ آئندہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: مہربانی

جناب اپنیکر: thank you جی next question

جناب اپنیکر: ڈاکٹر تارا چند سوال نمبر ۸۷۷ دریافت فرمائیں۔

X ۸۷۷: ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) صوبے میں تاریخی اہمیت کے مقامات کی کل تعداد کتنی ہے۔ اور انکی حفاظت و دیکھ بھال کیلئے روانچہ مالی سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کے بجت میں کل سکھر رقم مختص کی گئی ہے۔ نیز صوبہ میں نئے ثقافتی ہال تعمیر کرنے کیلئے حکومت کیا منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

(ب) صوبہ میں عجائب گھروں کی کل تعداد اور ان میں رکھی گئی اشیاء کی تعداد کسقدر ہے۔ نیز ثقافتی طالعوں کو یہ رونمک بھگوانے کے لئے روانچہ میں کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت:

(الف) یوں تو صوبہ میں بے شمار قدیم آثار ہیں۔ جو مختلف ادوار مثلاً پتھر کے زمانے سے لے کر تاریخی دور تک کے ہیں۔ مگر جو مقامات تاریخی اہمیت کے زمرے میں آتے ہیں مثلاً تاریخی قلعے، عبادت گاہیں، خانقاہ اور مقبرے انکی صوبہ میں کل تعداد ۳۷۳ ہیں۔

انکی حفاظت و دیکھ بھال کے لئے روانچہ مالی سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کے بجت میں کوئی بھی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ کیونکہ ان تاریخی مقامات کی حفاظت و دیکھ بھال کی ذمہ داری وفاقی حکومت کی ہے اور یہ ذمہ داری وفاقی حکومت نے فیڈرل لسٹ نمبر ۳ کے تحت لی ہوئی ہے۔ جسکی رو سے ملک کے چاروں صوبوں میں موجود ورشہ تاریخی اہمیت کے مقامات کی دیکھ بھال، حفاظت اور مرمت وفاقی حکمک آثار قدیمہ کی ذمہ داری ہے، نیز صوبہ میں نئے ثقافتی ہال تعمیر کرنے کیلئے فی الحال کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(ب) صوبے میں صحف دو عجائب گھر ہیں۔ ایک کوئند میں قائم ہے اور دوسرا بھی میں، کوئند کے عجائب گھر کا انتظام صوبائی حکومت کے زیر انتظام ہے، اور بھی کے عجائب گھر کا انتظام وفاقی حکومت کے آثار قدیمہ کے پاس ہے۔ کوئند کا عجائب گھر جو کرایہ کے مقام میں قائم ہے اس میں رکھی گئی اشیاء کی تعداد ۶۳۶ ہے۔ نیز ثقافتی طالعوں کو صوبائی سطح سے یہ رونمک بھگوانے کیلئے روانچہ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ اس قسم کے دو دکاپیروں ملک بھگوانے کے انتظام وفاقی حکومت خود کرتی ہے۔
جناب اپسیکر: کوئی غمنی نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: سوال دریافت فرمائیں۔

۵۶ پرسوسی جان:

کیا وزیر ایکسا نزاینڈ میکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان کے اکثر اضلاع میں لا انسن یافتہ شراب کی دکانیں قائم ہیں

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان لا انسن یافتہ اشخاص سے ماہانہ رسالہ کتنی

محاصل وصول ہوتی ہے۔ اور یہ محاصل کس مد میں خرچ کی جاتی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر ایکسا نزاینڈ میکسیشن:

(الف) بلوچستان کے جن اضلاع میں شراب کی لا انسن یافتہ دکانیں ہیں انکی تفصیل درج ذیل ہے

۱- کوئٹہ ۲- لسیلہ ۳- جعفر آباد ۴- سی ۵- خضدار

(ب) شراب کی لا انسن یافتہ دکانوں سے تقریباً ۵ کروڑ روپے سالانہ تکس وصول کیا جاتا ہے۔

جو صوبائی حکومت کے وصول شدہ محاصل کا حصہ ہے اور انکی صوابہ ید پر خرچ کیا جاتا ہے جس

سے مکمل ہذا کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: اگلا سوال پرسوسی جان۔

پرسوسی جان: سوال نمبر ۷۵۶۔

جناب اپسیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہے۔

سردار عبدالعزیز ان کھیتران (وزیر پرائمری اینجمنیکشن): جناب اپسیکر میں تجویزی سی

گزارش کرتا ہوں کہ میر عبدالکریم نو شیرودی کے سوالات ہیں۔ ان کی یہ یوں کو کہنے ہے اور وہ

serious ہو گئی ہے اور وہ کراچی چلے گئے ہیں اگر ان کے سوالات کو ڈیفیر deffer کیا جائے

موجودہ اجلاس میں کسی اور دن رکھ لیں وہ خود اپنے سوالات کے جواب دیں گے۔ اس کے علاوہ معزز

رکن دینے گئے جوابات سے مطمئن ہے۔

پرسوسی جان: میں اپنی knowledge کیلئے ایک کوئی question مولانا امیر زمان

سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پانچ کروڑ صوبائی حکومت کے لئے یہ رقم حال ہے یا حرام ہے۔ بات صرف اتنی سی ہے۔

جناب اپیکر: جب سوال آئے گا تب آپ ضمی سوال پوچھ سکتے ہیں۔

سردار عبدالرحمان ٹھیکر ان: ویسے حال حرام کا سوچیں گے اس پر۔ رات کو بارہ بجے کے بعد حال ہے اور دن کو حرام ہے۔

جناب اپیکر: محمد ایکساائز اینڈ ٹکسیشن کے متعلق تمام سوالات ڈیفر کئے جاتے ہیں۔ (سوال موخر کیا گیا)

جناب اپیکر: سوال نمبر ۲۱ کے دریافت فرمائیں۔

X ۲۱ کے سردارست رام سنگھ ڈوکی:

کیا وزیر ایکساائز اینڈ ٹکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

اگست ۱۹۹۸ء تا جون ۱۹۹۹ء تک شراب کے کل کتنے دکانداروں کو لائنس جاری کئے گئے ہیں تیزی
لائنس کس پالیسی کے تحت کن کن افراد کے نام اور کہاں کہاں جاری کئے گئے ہیں۔ تفصیل دی
جائے؟

وزیر ایکساائز اینڈ ٹکسیشن:

از ماہ اگست ۱۹۹۸ء تا مئی ۱۹۹۹ء تک مکمل ہذا کی طرف سے جن افراد کو شراب فروشی کے لائنس
جاری کئے گئے انکی تفصیل وجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار نام لائنسی	جگہ / مقام	قسم لائنس	ایل۔	کوئی
۱۔ ڈاں واٹن اینڈ جزل اسٹور کوئی (پرتاپ کمار)			۱۱۔	
۲۔ چلتمن واٹن اینڈ جزل اسٹور کوئی (موقی لال)			۱۱۔	کوئی
۳۔ انیل کمار ٹیل الرحمان روڈ کوئی			۱۱۔	کوئی
۴۔ کوئی واٹن اینڈ جزل اسٹور کوئی (بیٹش لال)			۱۱۔	کوئی

نمبر شمار	نام لائنسی	جگہ مقام	لائنس
۵۔	ستوش کمار و اکن اسٹور (کوئٹہ)	کوئٹہ	ایل۔ ۱۱
۶۔	سریش کمار و اکن اسٹور بی	بی	ایل ۱۱۔ ایل ا
۷۔	کشن مل و اکن اینڈ جرزل اسٹور نصیر آباد ڈویژن	محبت پور	ایل ۱۱۔ ایل ا
۸۔	فائن اسٹور و اکن اینڈ جرزل اسٹور نصیر آباد ڈویژن	ناہی پور	ایل ۱۱۔ ایل ا
۹۔	میش کمار و اکن اینڈ جرزل اسٹور نصیر آباد ڈویژن	اوستہ محمد	ایل ۱۱۔ ایل ا
۱۰۔	فائن و اکن اینڈ جرزل اسٹور پریم چند نصیر آباد ڈویژن	ڈیرہ مراد جمالی	ایل ۱۱
۱۱۔	نیشنل و اکن اسٹور (فتح چند) نصیر آباد ڈویژن	ڈیرہ اللہ بار	ایل ۱۱
۱۲۔	گوپی چند و اکن اینڈ جرزل اسٹور قلات ڈویژن	حب	ایل ۱۱۔ ایل ا
۱۳۔	ایور گرین و اکن اینڈ جرزل اسٹور قلات ڈویژن	اسبلد	ایل ۱۱۔ ایل ا
۱۴۔	فارل و اکن اینڈ جرزل اسٹور قلات ڈویژن	اونچل	ایل ۱۱
۱۵۔	تھری اشار و اکن اینڈ جرزل اسٹور قلات ڈویژن	بیله	ایل ۱۱۔ ایل ا

(سنہ حیثیں راج)

- ۱۶۔ رام چند و اکن اینڈ جرزل اسٹور قلات ڈویژن
۱۷۔ سریش کمار و اکن اینڈ جرزل اسٹور قلات ڈویژن
(ب) ۱۷ احمد آثار اور حدرول ۲۵۔ ۲۹۔ ۱۹۹۸ء کے پالیسی کے تحت لائنس جاری کئے گئے۔

جناب اپسیکر: سوال مؤخر کیا گیا۔

جناب اپسیکر: میر محمد اسلام پچکی صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

X ۲۳۷ میر محمد اسلام پچکی:

کیا وزیر ایکساڑا اینڈ تکسیش از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

اگست ۱۹۹۸ء سے تا حال صوبے میں کل کس قدر افراد کو کس کی سفارش پر شراب کے پرست جاری

کے گئے ہیں اسکے نام بمعدودیت اور جائے رہائش کی ضلع و تفصیل دی جائے؟ وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:

اقطبی میوپل کونسلر کی سفارش پر محلہ بڈا کے متعلقہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر سے ماہ اگست ۱۹۹۸ء تا حال جاری شدہ فہرست ختم ہے لہذا اسمبلی لاہور یونیورسٹی میں ملاحظہ فرمائیں۔ X ۲۳۷ میر محمد اسلم چکی:

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، اگست ۱۹۹۸ء سے تا حال صوبہ میں کن کن شراب فروشوں کو شراب کے لائنس جاری کئے گئے ہیں۔

اسکے نام، جائے رہائش کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:

سوال بڈا کا جواب سوال نمبر ۶۱۷، میں دیا جا چکا ہے۔

جناب اپنیکر: کوئی مضمون نہیں ہے۔ موخر کیا گیا۔

(رخصت کی درخواستیں)

جناب اپنیکر: رخصت کی درخواست ہوتی ہے کہ صاحب پڑھیں۔

سید ریشری صوبائی اسمبلی (آخر حسین خاں): میر اسرار اللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کوئی سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

(۲) حاجی بہرام خان اچھری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج اور کل کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

(۳) میر عبدالکریم نو شیر و افی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں اپنے اہل خانہ کے علاج کے سلسلے میں مقیم ہیں اسلئے وہ رواں اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

(۴) میر ظہور حسین کھووسہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بیرونی ملک تشریف لے گئے اس لئے انہوں نے رواں اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور ہوئی)۔

تحریک اتحاق

ایک تحریک اتحاق نمبر ۹ جناب ملک محمد سرور خان کا کڑ صاحب کی جانب سے آئی ہے۔

میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب اپنیکر میں صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار کے قاعدہ نمبر ۵۶ کے تحت اتحاق کا نوٹس دیتا ہوں یعنی مجھے سبکدوش قواعد و ضوابط کے تحت شوکا ز نوٹس دیے بغیر سبکدوش کیا ہے۔ جس سے میرا اتحاق محدود ہوا ہے۔ لہذا مجھے تحریک اتحاق پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب اپنیکر: ملک صاحب تھیک ہے آپ نے پڑھ لیا چونکہ اسے متعلقہ وزیر حکومت کے پاس جانا ہے تو یہ ہاؤس کی پر اپنی بن گئی۔ کل اس پر discussion کرنی گے مہربانی۔

(زیر و آور)

جناب اپنیکر: زیر و آور پر جس نے بولنا ہو۔ جی پرنس۔

پرنس موسیٰ جان: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم نکتے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں خاص کرو زیر اعلیٰ صاحب اور وزیر داخلہ صاحب کا۔ جناب خاران میں ذپی کمشٹر صاحب نے ایک پرائیویٹ اسکول کے ہیئت ماضر صاحب کو اپنے دفتر میں بلوا کر اس کی کافی بے عزتی کروائی۔ جب اسکول کے بچے اور بچیوں نے احتجاج کیا تو ان بچوں پر بھی کافی تشدد کیا گیا اور ان کی بھی بے عزتی ہوئی۔ تو میں اس ایوان کی توجہ لانا چاہتا ہوں کہ یہ بے عزتیاں بلوچستان میں معمول بن گئی ہیں۔ جناب کبھی (ایف سی) کی شکل میں اور کبھی کسی شکل میں detail میں نہیں جانا چاہتا ہوں پھر آپ کہیں گے کہ ایک ہی topic ہے۔ استاد ایک برا مقدمہ پیشے سے وابستہ ہوتا ہے اور استاد اور بچے جو جنت کے بچوں ہیں ان پر یہ تشدد کیا گیا ہے اور یہ ذپی کمشٹر صاحب جو خاران میں ہیں۔ ان کا ریکارڈ آپ کے سامنے ہیں کہ ان کو پچھلے چیف سینکریٹری صاحب نے ہٹا کر خاران ڈسٹرکٹ کے جب

اکیش ہوئے تھے چاغی کے پی اے کو اس کی جگہ مقرر کیا تو آپ خود سمجھے کہ وہ کتنے پارش Partial ہیں تو میں اس ایوان کا توجہ دلانا چاہتا اور چیف مشر صاحب سے خصوصی طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر
خت نوش لیا جائے۔

Thank you very much.

جناب اسپیکر: جی عبد الرحمن خان مندو خیل۔

عبد الرحمن خان مندو خیل: جناب اسپیکر یہ ایک اہم مسئلہ ہے جس کو شہزادہ صاحب نے پیش کیا واقعی یہ ہمارے صوبے کی انتظامیہ نے جس طریقہ کار کو اختیار کیا اس طرح تو انگریز ہمارے لوگوں کو ایسے نہیں پہنچتے۔ خاران میں ذی سی نے پرنسپل کو بلوایا اور اس کے ہاتھ ہھٹڑیاں ڈال دیا اور لیویز کو حکم دیا کہ اس کی خوب پہنچ کرو مارا دیں اور تھانے میں رکھا اور صبح پھر کوئی کیس case نہیں تھا یہ تو آپ کے نوش میں آگیا۔ جناب والا اس کے علاوہ ہمارے اس کوئی شہر میں اُنی بی کلینک ایک مشہور کلینک ہے جس میں عوام کی کافی خدمت کی جاتی ہے۔ ہمارے پاس اس کی ساری detail موجود ہے۔ یہ شہر میں سورج سنج بازار کے back پر واقع ہے اور لوگ آسانی سے یہاں آتے ہیں اور اس میں خاص کرنی بی کے حوالے ایکسریز ہوئے دوسرے یعنی ابتدائی کام اکثر یہاں ہوتے ہیں بعد میں اگر cases ہوں تو پھر ان کو وہاں بروئی بھیج دیتے ہیں اب گورنمنٹ نے وہاں اعلان کروایا کہ ہم اسکو فروخت کریں گے۔ نیلام کریں گے۔ ایک اتنا اہم ادارہ جس نے کافی کام کیا ہے اور آئندہ بھی کوئی شہر کے گرد نواحی کے لوگ آسانی سے بغیر کسی تکلیف کے یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ اور علاج و دیگر انویسی کیشون ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہب گورنمنٹ نے اس کو فروخت کرنے کا منصوبہ بنایا۔ ہم کہتے ہیں کہ پہلے کے فائدے میں نہیں ہے اس کا فروخت کرنا ایسے اہم ادارے کا۔ ہماری request ہے کہ اس اُنی بی کلینک کو فروخت نہ کیا جائے بلکہ اس کو مزید improve کیا جائے۔ آج بھی یہ بڑا فائدے کا کلینک ہے۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر: جی سردار اختر مینگل۔

سردار محمد اختر مینگل: Thank you جناب اسپیکر ایک مسئلہ ہے جو کچھ دنوں پہلے ہم

نے Question hours میں ہم نے فریس کیا تھا۔ پچھلے دنوں میں اپنے حلقات کے دورے پر گیا اس کا جواب وزیر موصوف نے یہ دیا تھا کہ واٹر سپلائی کا جو مسئلہ ہے یا اسی اینڈ آئی کے سلسلے میں وہاں پر کوئی بھی واٹر سپلائی جو ہے ناکارہ نہیں ہے لیکن چیف مشر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اسکے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں ڈویژن کے تیرہ تقریباً ہمارے واٹر سپلائی ہیں اس میں سے گیارہ بند پڑی ہوئی ہیں اسکے نام میں دیجاتے ہوں وزیر موصوف نے تو اپنے جواب میں دیا تھا کہ کوئی بات نہیں شاید انہوں نے دورہ کیا ہوا انکو پانی میسر ہوا ہونے سر اولیٰ کی جو واٹر سپلائی ہے وہ بند پڑی ہوئی ہے میں روڈ پر ہے بگاڑی کی واٹر سپلائی اسکیم جو اس کی بورنگ لپس ہو گئی تھی اسکے لئے فنڈ مقرر کئے گئے اور نیا یورک گیا لیکن ابھی تک نہ اس میں مشینری بھیجی گئی ہے اور لوگ پینے کے پانی کیلئے ترس رہے ہیں کیونکہ پہلے لوگ ان کنوں پر گزار کرتے تھے یا چشمیں سے۔ ان واٹر سپلائیوں کے آنے سے لوگوں نے ان کنوں پر توجہ دیتا ہے بند کرو یا تمام لوگ ان واٹر سپلائیوں پر گزار کرتے تھے۔ اب واٹر سپلائیاں بند ہو گئی ہیں لوگوں کو پینے کیلئے پانی نہیں ہے۔ لوگ واٹر سپلائی جو تمام ایم پی ایز کو دو دو واٹر سپلائی اسکیم دی گئی تھی کہ وہ اپنی واٹر سپلائیاں قائم کریں پھر لاکھ روپے دیے گئے تھے تو لوگ کچھ اس سے دو بناتے تھے یا تین وہ واٹر سپلائی صرف بور کیا گیا ہے اور مزید اس پر کام روک دیا گیا ہے۔ سالونہ واٹر سپلائی اسکیم جس طرح کہ میں نے کہا کہ بگاڑی واٹر سپلائی اسکیم بند پڑی ہوئی ہے، سالونہ میں بھی لوگ تقریباً دوں کلو میٹر دور جا کر پانی لے آتے ہیں وہ تقریباً ایک سال سے بند پڑی ہے نہ مجھے نے کوئی توجہ دی ہے نہ ہی وہاں پر مشرشوں نے کوئی توجہ دی ہے۔ بادڑی کی واٹر سپلائی اسکیم جس کی پاپ لائن ٹوٹی ہوئی ہے ان ٹیکنوں تک پانی نہیں پہنچتا۔ ڈاکا لو، واٹر سپلائی کا بھی بھی حال ہے کہ اسکو تیل نہیں دیا جاتا پہلے میرے خیال میں نو سولیزرن یے جاتے تھے اب وہ اس علاقے میں بھی دوسرے علاقوں کی معلومات نہیں ہے۔ وہ چیف مشریعی بتا سکیں گے اب نوس سے دو سولیزرن یے گئے ہیں یعنی کہ خود انحصاری کے موقع پر لوگوں نے پانی پینا بھی کم کر دیا ہے لوگ بغیر پانی کے تو گزارنا نہیں کر سکتے۔ کھانا ایک نام نہ ملا تو دوسرے نام کھالیں گے۔ لیکن نو سولیزرن سے دو سولیزرن کر دیا ہے جس سے ایک گاؤں کو دو دن بعد پانی دیا جاتا

ہے۔ سارا بلکام کی واٹر سپلائی اسکیم جو ہے وہ تین میئن سے ناکارہ پڑی ہوئی ہے اسکی مشینری خپدار میں ریپہر کیلئے دی گئی ہے لیکن ابھی تک وہ ریپہر ہو کے واپس نہیں لائی گئی ہے۔ لوپ واٹر سپلائی اسکیم جس طرح کہ میں نے ذکر کیا کہ اس فیلڈ پر کتوتی کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسکی پاپ لاٹھنیں جو ٹوٹی ہوئی ہیں اور اس کی کوئی مرمت نہیں کی جا رہی۔ باطنی واٹر سپلائی اسکیم جو کہ ایم پی اے باطنی، دودکی اور بیٹاریہ میں نے ایم پی اے فنڈ سے دی ہے۔ جس کے فنڈ فائنس سے ریلیز ہو چکے ہیں۔ جناب اپنیکر خپدار تک پہنچ چکے ہیں لیکن کسرن ڈیپارٹمنٹ سے جب معلوم ہوا کہتا ہے کہ فنڈ کے احکامات سے ہم نے یہ فنڈ زدا پیس کر دئے اب یا تو محکمہ غلط بیانی کر رہا ہے یا فنڈ غلط بیانی کر رہا ہے تو اس کی وضاحت پڑنے نہیں چیف فنڈ کیا کر سکیں لیکن فنڈ اس پر ایگری نہیں کر رہا۔ ہم چیف فنڈ سے یہ کہنیں گے کہ وہ ایک کمینی ہنا ہیں جو نہ میری بات کا یقین کرے اور نہ فنڈ کی بات کی یقین کرنے وہ جا کے ان واٹر سپلائیوں کا دورہ کرے اور یہاں حلقوں کے لوگوں سے پوچھے کہ وہ کتنے عرصے سے پانی نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات میں مبتلا ہیں۔ سبی میری درخواست ہے جناب اپنیکر۔

جناب اپنیکر: بڑی مہربانی جی شکریہ تھی۔ جی جناب سردار ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اپنیکر آپ کی بڑی مہربانی میں پھر و زیر اعلیٰ کی توجہ اس طرف دلا دوں گا۔ ہمارے خیال میں جناب والا تین سال پورے ہونے والے ہیں سردار اختر جان تو آج رورہا ہے ہم تو تین سال سے رورہ ہے ہیں کہ ہمارے حلقوں میں پینے کے پانی کا جو مسئلہ ہے ہمارے خیال میں یہ اکسل ای یہ ریکارڈ گواہ ہے کہ دو سال سے ہم تھی رہے ہیں کہ ہمارے حلقوں میں پینے کا پانی ختم ہو چکا ہے اس وقت چینش شہر کے کئی نیوب دیل نے کام چھوڑ دیا ہے آپ خود اندازہ لگائیے کہ ہم تو پرانے تھی رہے تھے کہ اسی کو آپ سیدھا کریں لیکن ہم نے بار بار سیکریٹری سے رابطہ کیا ہے کہ آپ ان پر کوئی توجہ دیں اس وقت ہمارے خیال میں کوئی پندرہ نہیں دن ہو چکے ہیں تین نیوب دیل نے کام چھوڑ دیا اور سیکریٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ جسکے بازوں میں طاقت ہو گا وہی بنا سکے ہے۔ ہم لوگ نہیں بنا سکے تو جناب والا! ابھی آپ خود موجود ہیں کہ شہر کی آبادی لاکھوں تک پہنچ گئی ہے اور

ساتھ ساتھ جناب والا جیسے سردار اختر جان نے فرمایا کہ ہرگیر کو جو نیوب دیں دیتے گئے تھے وزیر صاحبان کے نیوب دیں تو تقریباً ابھی کمپیٹ ہونے والے ہیں ہر جگہ نہیں میں آپ کو بتاؤ گا اگر آپ کے حلقوں میں نہیں ہو گا۔ ہمارے حلقوں میں ہو چکا ہے جس کو دیا گیا ہے تو جناب والا یہ افسوس کی بات ہے کہ ایک آدمی کو آپ سیاسی طور پر بطور رشت اسکو ذاتی طور پر نیوب دیں دیتے ہیں اور وہ پانچ چھ میینے میں کمپیٹ ہو جاتا ہے اور عوام کے لئے جب ہم نیوب دیں ملتے ہیں اس پر سالوں سال تک ایک بیسر خرچ نہیں ہوتا ہے۔ تو جناب والا ہم یہ سوچیں کہ یہ گورنمنٹ خالی وزراء لوگوں کیلئے ہے تو بھیک ہے۔ اگر عوام کیلئے ہے تو جناب والا دو سال سے ہم جیج رہے ہیں کہ ہمارے علاقے میں کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں جو کہ زمین میں خالی بورگا کر بھر چلے جاتے ہیں پھر اس پر کوئی نہیں سوچتا کہ یہ جو یہاں ہم لوگوں نے بورگایا اس پر ہم لوگوں نے اتنا خرچ کیا ہے ابھی دو دو لاکھ روپے خرچ ملتا ہے۔ لیکن کوئی نہیں کر رہا دوسری طرف آپ پانچ چھ سات لاکھ روپے خرچ کر رہے ہیں اور اسکو اسی طرح زمین میں ہی رہنے دیتے ہیں اس پر آپ دو لاکھ مزید خرچ نہیں کر سکتے تو جناب والا میں نے کتنی دفعہ لست یہاں پیش کیا ہمارے حلقوں میں تیرہ ایسے نیوب دیں ہیں جو کہ بند پڑے ہیں اور دوسری طرف ایسے نیوب دیں جس پر ایکس لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور کچھ پاپ اس کے کم ہیں۔ دس ہزار فٹ یا میس ہزار فٹ ہو گا وہ پاپ کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ جناب والا دو لاکھ روپے سے فی نیوب دیں جو ہے وہ اشارت ہو سکتا ہے لیکن ہم لوگ یہ یہاں نہیں سوچتے کہ عوام کیلئے جو پینے کا پانی کم سے کم دے دیں ویسے تو ہم کچھ یعنی امن و امان، تعلیم، روڈ نہیں دے سکتے کم از کم پینے کا پانی تو ملنا چاہیے۔ اگر ہم لوگوں کو پینے کا پانی بھی نہیں دے سکیں تو جناب پھر ہم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم لوگ یہاں اسیلی میں بخیں۔ شکریہ جناب والا۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: پرانٹ آف آرڈر۔ جناب والا پی اینڈ ذی کا ایک خط ہے سات جولائی ۱۹۹۹ء کا یعنی اپنکر صاحب کو فخر صاحبان کو ڈپنی اپنکر صاحب کو سکریٹری صاحبان کو خط لکھا ہے کہ اس سال جو باک الیوکشن ہوئے ہیں واٹر سپلائی کے ایکشن چیک ڈیم ڈیلے ایکشن ڈیم ہائی

اسکول اور دیگر اگلے لئے آپ مہربانی کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں کہ you are

there fore requested to identify on each for water supply

Delay action dam and haigh school and tow number text

board the road schemes have already been invited by the

معنی ہمارے بلاک الوکیشن واٹر سپلائی روڈ ڈیزیز، ان concerned section and road

سب کا صرف مفترصا جان کو اور سیکر یہڑی صاحبان کو یعنی یہ دیا ہے کہ آپ Identify کرے۔ شکر یہ

عبدالرحیم خان مندو خیل: صرف مفترصا جان کو اور سیکر یہڑی صاحبان کو یہ دیا ہے کہ آپ

Identify کریں باقی صوبہ یا صوبائی آسیلی کے ممبران ان کو یہ حق نہیں دیا ہے پہلے کچھ حق دیتے تھے

کہ باقاعدہ بور لاگا کے کہ ابھی تک بور نہیں ہوئے لیکن یہ جمالي صاحب گورنمنٹ میں اور اپنے مفتر

صاحب سینئر مفترصا جان کی حکومت میں ایسے لیزرا اور اس طرح بجٹ کے خلاف اور عوام کے مفاد

کے خلاف عمل ہے آپ کے نوٹس میں ہم لانا چاہتے ہیں۔

جناب اپسیکر: بڑی مہربانی میں ہیں، تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی جناب۔ ڈاکٹر تارا چند صاحب

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): میں یہ لیزرا کے حوالے سے بات کروں گا اگر اجازت ہے

ہم لیزرا کے حوالے ہم بات کریں گے۔

جناب اپسیکر: نہیں ابھی وہ ختم کردیں پھر آپ کر دینا۔ جی ڈاکٹر تارا چند صاحب۔ سوالات

ہو جائیں پھر آپ۔ ●

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپسیکر پہلے تو سنتے آرہے تھے کہ می زندہ لوگوں سے کہ کہیں کہیں جیسے کا حق ہے۔

جناب اپسیکر: وہ کیا شعر پڑھا ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: نہیں یہ شعر نہیں ہے یہ حقیقت ہے جیسے کا حق چھین لیا جاتا ہے ابھی ایک نی

روایت نکلی ہے کہ مردؤں سے جو ہے مرنے کا حق پھیننا جا رہا ہے مردؤں سے مرنے کا حق پھیننا جا رہا۔

جناب اپسیکر: مردؤں سے یا مردؤں سے۔ مردؤں سے۔

ڈاکٹر تارا چند: مردوں سے مرنے کا حق چھیننا جا رہا ہے جناب اپیکر ڈوب میں صدیوں سے
اقلیتیم برادری کے اس میں کرچکن اور ہندو برادری کے لوگ آباد ہیں وہاں پر ان کا صدیوں سے
قبرستان قائم ہے مشترک تو گزشتہ دنوں وہاں پر ڈوب کے چند با اثر شخصیات نے اس قبرستان پر۔

جناب اپیکر: شرشان بھوئی ان کا قبرستان ہے۔ سکھی کہتے ہیں اس کو۔

ڈاکٹر تارا چند: کرچکن لوگ تو قبرستان کہتے ہیں ہم شرشان گھاث کہتے ہیں بھوئی اور چیز ہوتی ہے۔

جناب اپیکر: آپ نے کہا ہندوؤں کا اور عیسائیوں کا دنوں کا کہا آپ نے۔

ڈاکٹر تارا چند: جی دنوں کا وہاں پر مشترک ہے تو وہاں پر چونکہ صحیح سکول ازم ہے اس لئے مشترک ہے۔

جناب اپیکر: ہندووفتاتے ہیں وہاں پر۔

ڈاکٹر تارا چند: جی جناب اپیکر آپ سننے کے موذ میں نہیں ہے تو ایسا نہ ہو ہمارے منہ سے ایسی
بات کل جائے پھر مولانا صاحب کوئی فتویٰ جاری کریں ہم غریب لوگ ہیں پھر ہم کہاں چلیں ہم ڈر
ڈر کر بات کرتے ہیں جناب اپیکر صاحب وہاں پر چند با اثر شخصیات نے اپنے تجاوزات قائم کے
ہیں پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ جو کریں اور رینڈ ڈیٹھل پلاٹ تھے وہاں تجاوزات ہم سننے آرہے تھے لیکن
بڑے افسوس کہنا پڑتا ہے کہ اقلیتوں کو اور جو قانونی سیاسی حقوق اپنی جگہ پر لیکن کم از کم ہم سے وہ جو
قدرتی امر ہے وہ مرنے کا وہ حق کم از کم نہ چھینا جائے تو اس لئے میراختراوزیر اعلیٰ صاحب مطالبہ ہے
کہ یہ ختنی سے نوش لے کر وہاں جن لوگوں نے ناجائز تجاوزات کی ہیں اور وہاں کی کیونی کو Distribub
کیا ہے ان کو ہی جائے تاکہ وہ اپنی جو نہ ہی رسماں ہیں وہ بآسانی ادا کر سکیں۔ شکر یہ ہے۔

جناب اپیکر: Thank you very much بہت بہت شکر یہ ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج و اقاف): ذی ہی کو کہا تھا انہوں نے آرڈر دے

دیا ہوا ہے وہ ہشادیا ہے۔

جناب اپیکر: اچھا ہی آپ کا جواب آگیا ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: صحیح کی روپورث ہے آج صبح وہاں سے فون آیا میں ابھی آرہا تھا کہ جی ابھی بک

وہاں پر تجاذرات ہیں بہت انہیں گیا ہے۔

جناب اپنیکر: ڈاکٹر صاحب اخوندزادہ صاحب کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر تاراچند: جناب اپنیکر یہ بات غلط کہہ رہے ہیں آپ۔ دیکھیں یا میں جھوٹا ہوں وہ بتے ہیں کیونکہ وہ وزیر صاحب ہیں ہم اپوزیشن میں ہیں آپ انہی اپنے چیمبر پر چلیں وہاں فون کر کے دیکھیں میں آپ کو فون دیتا ہوں وہاں کے پی اے کاے ہی کا۔ (شور)

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج واقف): مسکی برادری سب ہمارے پاس آئی تھی پھر میں نے ہوم یکری پری صاحب نے ڈیسی صاحب کو کہا تھا کہ فوراً ہشادیں اس نے کہا کہ بالکل ہم فوراً ہٹانیں گے۔

ڈاکٹر تاراچند: سراہبی تک وہ تجاذرات قائم ہیں اسی جگہ پر بہائیں گے پڑنہیں کب بہائیں گے۔

جناب اپنیکر: تو نحیک ہے کون صاحب یہاں سے جواب دیں گے آپ صاحبان میں سے مولانا صاحب آپ جواب دیں گے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): ایک نقطہ جو عبد الرحیم صاحب نے جس کی وضاحت کی ہے اینہوں ڈی کے حوالے سے ایک ایسا لیزر جاری ہوا جہاں تک لیزر جاری ہونے کا مسئلہ ہے وہ واقعہ درست ہے کہ اس طرح کے لیزر پی اینہوں ڈی والوں نے جاری کیا تھا اور پھر پرنس موسیٰ جان صاحب میرے علم میں یہ بات لائے تو یہ لیزر واپس و دوڑا کر دیا ہے کہ بالکل غلط ہے کیسل کر دیا اب آپ چاہتے ہیں تو پھر وہ لیزر بھی ﷺ میں آپ کو پیش کر سکتا ہوں وہ میں نے کیسل کر دیا ہے کہ یہ معاملہ یہ طریقہ کار جو ہے یہ بالکل غلط ہے۔ پرنس صاحب بھی مجھے ملے تھے اور میں نے انہیں کہا تھا کہ جو طریقہ کار ہے غلط ہے تاراچند صاحب سے ہم مرنا نہیں چھیننا چاہتے ہیں وہ مزے سے مریں۔ ہم اللہ جہاں مرن چاہتے ہیں وہاں مریں۔

میر محمد عاصم کرو: تو میں مولانا صاحب سے پوچھتا ہوں جو پہلے آپ نے بہت ایشو کے تھے یہاں تمام ممبروں کی انکوں رائٹس ہیں تو آپ تمام ممبروں کو ایشو کر دیں انہوں نے صرف منصبوں کو

اور اپنیکر کو ایشو کیا اور ہمیں ایشو نہیں کیا ہے۔ وجہ کیا ہے۔

جناب اپنیکر: نہیں یہ تمام ممبرز کو تھا۔

میر محمد عاصم کرو: نہیں نہیں اپنیکر صاحب آپ جانبداری نہ کریں اس میں تو آپ کو بھی ایشو کیا تھا اور سارے مشرنوں کو اور ہمیں ایشو نہیں کیا تھا یہاں تمام ممبروں کے مولانا صاحب خود مساوات کا علمبردار ہیں میں اس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جب ایشو کیا تو اس نامم آپ نے مساوات کا خیال کیوں نہیں رکھا۔

جناب اپنیکر: کہتے ہیں کہ ممبران کا خیال کیوں نہیں رکھا۔

میر محمد عاصم کرو: مولانا صاحب آپ خود جواب دیں آپ مساوات کے علمبردار جب آپ نے ایشو کیا۔ (شور)

مولانا عبد الواسع (وزیر جنگلات): جناب اپنیکر میرے خیال میں اسی بنیاد پر ہم نے مسترد کر دیا کہ آپ حضرات کے جب نام نہیں تھے اور مساوات کے قائل ہیں تو اس بنیاد پر ہم نے مسترد کر دیا۔

میر محمد عاصم کرو: نہیں جب پہلے آپ بانٹ رہے تھے تو اس نامم آپ کو خیال نہیں آیا بعد میں کیسے آپ کو خیال آئیں اپنیکر صاحب اس کا جواب مولانا امیر زمان صاحب دین نہیں وہ جواب دیں ہمیں اپنیکر صاحب میں پوچھ آف آرڈر پر ہوں۔ (شور)

جناب اپنیکر: آپ تشریف رکھیں تھیں ہے سن لیا جی۔ سن لیا انہوں نے جی آپ بول چکے۔ آپ بنیس تو بولیں گے نجی۔

میر محمد عاصم کرو: نہیں اس کا جواب دیں اپنیکر صاحب۔

جناب اپنیکر: آپ بنیس گے تو بولیں گے ایسے کیسے بولیں گے آپ۔

میر محمد عاصم کرو: آپ کو بھی تو ایشو ہوا تھا آپ کو بھی لیٹر پہنچا تھا اپنیکر صاحب۔

جناب اپنیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف تو رکھیں جی۔ جی جناب۔

میر محمد عاصم کرد: اپنیکر صاحب کو بھی ایشو ہوا تھا آپ کوں چکا تھا آپ اس لئے اس کی طرف
داری کر رے ہیں۔

جناب اپنیکر: مولا نا صاحب سوال یہ ہے کہ آپ نے اس وقت پکجھ نہیں ہے آپ نے اس کو
وڈر اکر لیا کینسل کر دیا۔ (مداخلت)

میر محمد عاصم کرد: نہیں جب ایشو کیا تھا اپنیکر صاحب میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب انہوں
نے ایشو کیا تھا تو ہم بھی ممبروں کے ایکوں رائش ہیں وہ مساوات کے علمبردار ہیں تو انہوں نے تمیں
کیوں لیٹرا ایشو نہیں کیا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا یہ جواب دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تو اپے طور پر مفسر صاحب کا اس پر مٹکوڑ ہوں کہ انہوں نے
ایک صحیح فیصلہ نہیں تھا اس کو تبدیل کیا البتہ یہ پوچھوں گا اپنے طور پر تو میں یہ عرض کروں گا کہ بالکل اب بھی
ہم تو پارٹی کی طرف سے اس کے لئے تیار نہیں کہ کسی بھی ممبر کو دیا جائے خواہ وہ مفسر ہو خواہ کوئی اور ہو
میرٹ پر دیا کریں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اپنیکر گز ارش یہ ہے کہ یہ وضاحت میں نے کر دی
کہ ایک لیٹر یقیناً پی اینڈ ڈی کی طرف سے متعلق سیکشن نے جاری کیا تھا جب مجھے پڑے چلا کہ اس طرح
کا لیٹر ایشو ہوا ہے تو میں نے وہ مناسب نہیں سمجھا تو پھر وہ لیٹر میں نے واپس وڈر اکر دیا ہے۔ اب
اس وقت چونکہ پیسے ہمارے ساتھ ہے نہیں جب پیسے ملے تو انشاء اللہ ایوان کو اعتماد میں لے کر ہم وہ
بلکہ ایلوکشن پر یقیناً پسات کر لیں گے اور جہاں تک۔

میر محمد عاصم کرد: پوائنٹ آف آرڈر اپنیکر صاحب مجھے اجازت دیں ایک نقطے کی میں وضاحت
کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اپنیکر: ان کو بولنے تو دیں نہ اپنا جواب تو ختم کرنے دیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): اور جہاں تک یہ بات ہے کہ فلاں جو ہے وہ مساوات تے
علمبردار ہیں میرے خیال میں ایسی باتیں نہیں کہ اس میں جانے کی ضرورت نہیں یہ جب اسیجھ پر مبنی ہے

ہیں تو پھر سب کی یہ باتیں ہوتی ہیں بھی میں علمبردار ہوں اور میں نے یہ کچھ کیا ہے اور میں نے وہ تکوار
مارا ہے اور میں یہ کروں گا۔ (مداخلت)

میر محمد عاصم کرد: جب آپ بولتے ہیں کہ لیٹرائیشو ہوا ہے کیا آپ کے علم میں نہیں تھا۔

جناب اسپیکر: دیکھیں ان کو بات کرنے دیں آپ درمیان میں نہ بولیں ان کو مکمل کرنے
دیں بس۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جہاں تک مساوات کی تکوار مارنی ہے وہ گیلو صاحب
مارتے رہے۔ اس کا اپنا کام ہے بہر حال جوڑھوں مارنا چاہتے ہیں مجھے جب علم ہوا مجھے یقیناً اس
وقت علم نہیں تھا جب مجھے علم ہوا۔ فرمائیں نے کنسسل کروادیا اب گیلو صاحب جو بات کرنا چاہتے ہیں
بیٹک مزے سے کریں۔ جدول میں ہے وہ بیٹک کہیں۔

جناب اسپیکر: Thank you very much I will now request the

chief Minister, Leader of the House.

جناب اسپیکر: قائد ایوان صاحب۔

میر جان محمد جمالی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ اس میں کچھ نکات
اخلاقی ہیں زیر و آور میں میرے معزز دوستوں نے۔ سب سے پہلے معزز رکن نے خاران پیلک
اسکول کا مسئلہ اٹھایا ہے تو سرسری میں نے اس میں تحقیق کی ہے جو نامکمل ہے اس وقت تک اور پھر کشر
کو بھی کہا ہے کہ آپ بھی کہیں اس کا کچھ بیک گراہنا اس طرح ہے جو پیلک اسکول کا ہجیر میں ہے اس
نے شکایت کی کہ جو پہلی ہیں۔ وہ جعلی ڈگری لے آئے ہیں اس میں اتنی تعلیمی قابلیت نہیں ہیں جتنا
انہوں نے بتایا تھا اور میں دھوکا کھا گیا ہوں اور اس کیخلاف ایکشن لیا جائے اور مجھے فائز کا پتہ نہیں
ہے کہ کیسے استعمال ہو رہے ہیں یہ تھی سرسری تحقیق۔ تو پرانی موی جان ابھی یہ بات ایوان کے نواس
میں لائے ہیں۔ آپ کے توسط سے ان کو یقین دہانی کر اتا ہوں کہ ابھی کمشنر صاحب کی یہ ذیوٹی لکا کر
آیا ہوں کہ وہ خود جا کر اس معاملے کی تحقیق کریں۔ سارے معاملے کی یہ تو پہلا نکلتے تھا۔ خاران پیلک

اسکول کے حوالے سے۔

رجیم مندو خیل صاحب نے اٹھایا تھی بی کلینک کے حوالے سے۔ جناب اپنے کلینک اس وقت مسجد روڈ پر پرانے زمانے میں جب کوئندی میں پولیو شن کم تھی اور صحت افزام مقام تھا۔ بسی اور بھی کے لوگ آتے تھے کیونکہ تھی بی عام تھی صحت نہ ہونے کی وجہ سے یہ بیماری عام تھی صحیح خواراک نہ ہونے کی وجہ سے ہم صحیح نیوزیشن والیو، ہم استعمال نہیں کرتے۔ تو ارادہ یہ ہے جو مجھے مجھے نہ بتایا ہے کہ اس کا اوپن آکشن کر کے جو اس کے وسائل میں گے ایک اور جگہ ہم جا کر بنا کیس گے کیونکہ یہ شہر کے بیچ میں ہے اُن بی کلینک۔ لیکن میری یہ گزارش ہے یہ ہے کہ اس میں مجھے اس میں رجیم مندو خیل صاحب کی گائیڈنس کی ضرورت ہو گئی دوسرے اپوزیشن کے دوستوں کی۔ کیونکہ یہ مفاد عامد کی ایک چیز ہے نہ کہ حکومت کے مفاد عامد کی۔ تو آپ سب سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک جائز نامم اس آکشن کو پروانیز کریں اور اس میں اگر بھتری آتی ہے جس سے Latest aquipment infections ہیں زمین بھی آ جاتی ہے پر فضام مقام پر ہم یہ کہیں دور شہر سے بنائے ہیں۔ جہاں تھی بی disease اور دور ہے بروئی روڈ پر ہے اس میں مجھے سارے دوستوں کے تعاون کی ضرورت ہو گئی تو آپ کے توسط سے اجازت مانگتے ہوئے اپنے حزب اختلاف والوں سے مل کر ایک تو ہم آکشن transparent کریں پھر اس کے لئے جگہ جوئی جلاش کرتے ہیں اور یہاں سیلکٹ قائم کرتے ہیں تو میری گزارش ہے اس میں پنس موی جان اور مندو خیل صاحب تعاون کریں گے اور جب بھی آکشن ہو گا بالکل اپوشی ان کو تکلیف دوں گا۔ وہ آئیں اس میں بنیصیں اور نئی جگہ بھی سلیکٹ کریں اور نئے equipment آتے ہیں اس میں میری مدد کریں۔

تیسرا مسئلہ سردار آخر جان نے اٹھایا ہے واٹر سپلائی کے حوالے سے پھر سردارِ مصطفیٰ ترین نے۔ جناب اپنے کپڑے صوبے میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے سارے صوبے میں قحط سال آگئی ہے۔ یہ بڑی گھمیر صورت حال ہے۔ سارے صوبے کے لوگوں کے لئے ہے اور خصوصی طور پر جہاں

پانی ہے وائز لیوں گر رہا ہے اور مسئلے انھر ہے ہیں میں آپ کے توسط سے سردار صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ لست فراہم کر دیں۔ وہ جمن و اڑپلائی کی انہبوں نے نشان دہی کی ہے کہ وہاں کا ذی اسی اگر موقع پر وہ نہ جاسکیں اپنا نمائندہ با اختیار دے دیں ذی اسی بھی موقع پر جائے گا اور ایکمیں پی ایچ ای کا اور جو ایشنس ہے ایکمیں کا اس کی پوری تفصیل لے آئے گا اور ایوان کے سامنے پیش کر دیں گے اور وہ اس میں تعاون کریں کہ اپنا نمائندہ جو ذی اسی کے ساتھ مل کر چلا جائے اور ایکمیں پی ایچ ای کے ساتھ اور جو فہرست انہبوں نے دی ہے وہ آپ کے توسط سے مجھے دے دیں تو بہت اچھی بات ہے تو میں اس کیفیت کا پیٹے کر لوں گا۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین کا جو مسئلہ ہے جناب والا سارے واڈیوں کا مسئلہ ہوتا جا رہا ہے پیش
پر انہبوں نے فوکس کیا ہے کیونکہ یہ ان کا حل قریب ہے لیکن یہ حالت قلات میں جو پرنس موسیٰ جان نے مجھے
حال اخواں دیا ہے وہ تو جو حالت ہے اور سبیٰ حالت موسیٰ خیل اور لور الائی میں ہے ابھی ضرور وہاں
بارشیں ہوئی ہیں لیکن کم ہیں۔ کچھی کے علاقے میں ہیں۔ چمن میں ایسے علاقے ہیں کہ پانی کا لیوں
بہت نیچے چلا گیا ہے اور جو نیوب لگائے تھے وہ ناکام ہو گئے ہیں۔ ابھی ایک سمجھرا یغڑ (بڑی
کوشش) کی ضرورت ہے۔ اسلام آباد میں یہ کیس اٹھانے کے حوالے سے تو ہم کو پیچپن کروڑ روپے
خیص کے ہیں لیکن میں نے کہا ہے کہ یہ مسئلہ پیچپن کروڑ سے حل نہیں ہونے لگا ہے۔ اگر آپ نے
صورے کو بچانا ہے صوبے کے باغات کو بچانا ہے جہاں پینے کا پانی نہیں ہو گا تو وہاں انسانی آبادی نہیں
ہو گی اور جہاں آبادی نہیں ہو گی تو وہاں زراعت نہیں ہو گی اگر میں یہ حق بجانب ہوں کہ لوگ اپنے
باغات کاٹ رہے ہیں وہ سمجھتے ہیں پانی نہ ہونے کی وجہ سے اپنے باغات کو maintain نہیں
کر پا رہے ہیں یہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے نقل مکانی کر رہے ہیں۔ یہ کھمیر مسئلہ ہے اور اس کے لئے
جلد از جلد سردار صاحب وقت دیں نمائندہ دیں ذی اسی پیشین ان کے ساتھ جاتے ہیں اور ایکمیں پی
ایچ ای فوراً جائیں اور فوراً بنا کیں میں یہ منتشر پی ایچ ای کو کہتا ہوں کہ جیسے یہ لست ہمیں موصول ہوتی
ہے ہم فوراً ذی پارٹیٹ کو کہیں گے اور جو پر اگر س ہو گی اس کی اطلاع آپ کو بھی کرتے جائیں گے کہ یہ

بہتری لائے ہیں یہ کسی پیش نہ لائے ہیں یا خدا نخواست کوئی نجوب دیں بالکل ذمہ ہو گیا تو اس کی اطلاع بھی آپ کے سامنے رکھ دیں گے۔

ڈاکٹر تارا چند نے ٹوب کے قبرستان کا مسئلہ اٹھایا ہے وہاں انگریز کے وقت سے قبرستان کے لئے زمین تھی وہ بہر گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ کچھ لا پہنچ لوگ ناجائز تجاوزات ضرور کرتے ہیں قبرستانوں پر۔ کوئی میں پہلے نالیاں الٹ کر کے چلے گئے کاریزیں الٹ کر گئے۔ اس شہر میں سب کو پتہ ہے۔ جس کے نتائج ہم آج بھگت رہے ہیں کہ نتالی بھتی ہے اور کاریزوں والی جگہ تعمیر کے بعد بیٹھتی جا رہی ہیں یہ حقیقتیں ہیں آج سے نہیں پہنچتی ہیں پھریں سالوں سے ہے۔ لیکن خصوصی طور پر جب میں نے کمشٹ ٹوب سے رابطہ کیا ہے اخبار میں پڑھ کر تو اس نے کہا وہ دو ایکڑ تو گئے ہیں تو میں نے کہا کہیں اور متبادل قبرستان کے لئے جگہ ڈھونڈ کر دیں اور دوسرا جو ناجائز تجاوزات ہیں تو وہاں جو کمشٹ احمد بخش اہری ہے ان کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ یہ ناجائز تجاوزات ہشادیں۔ انشاء اللہ ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: شکریہ۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا میں تو ڈسٹریب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ اس کی نیلامی ہی نہ کریں یہ آکشن نہ کریں دوسری بات جو آپ سے سمجھنا چاہتا ہوں گا کہ آپ اس کو کسی اور جگہ شفت کر رہے ہیں کسی اور جگہ بحثیت ادارہ کے۔

قائد الیوان: میرا مقصد یہ تھا کہ اس کی بہت زیادہ قیمت ہے جس میں ایکو پہنچ لیجیٹ (جدید) خرید پائیں گے اور جدید مشینی لے آئیں گے۔ اگر اس میں رائے دیں گے آب ہوا اور ماحول کے اس ادارے کو ختم نہیں کیا جائے گا۔

جناب اپسیکر: ادارے کو ختم نہیں کیا جائے گا۔ یہ ہمارا صوبہ ہے یہ ہمارا فرض ہے۔

عبد الرحمن خان مندوخیل: اس ادارے کو ختم نہیں کیا جائے گا۔

سردار عبدالرحمن کھیتان (وزیر): جناب ایک چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہے ایک

چھوٹا سا مسئلہ ہے کل اخبارات میں خبر گئی کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس سال کے آخر تک یہ حکومت ختم ہو جائے گی یہ پیش گوئی پسلے انہوں نے پچھلے سال کی تھی وہ میرے بھائی ہے ہیں اور نئے ایکشن کی بات بھی کی ہے پچھلے سال بھی انہوں نے کہا اب ان کی فتحیری بھی ختم ہو گئی ہے جو پیش گویاں کرتے ہیں پچھلے سال انہوں نے کھدر کا جوڑا۔ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ جناب اس سال بھی یہ جمہوریت قائم داًم رہے گی۔ کوئی مارٹل لاء وغیرہ نہیں لگے گا میں شرط لگا رہا ہوں کہ اگر یہ گورنمنٹ اس سال میں ختم ہو گئی میاں تو از شریف کی میں دس دنے نواب صاحب کو دو ٹکا اگر ختم نہیں ہوئی تو وہ مجھے دس دنے بھجوادے۔ یہ میری شرط ہے ان کے ساتھ۔

جناب اپسیکر: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ।

disallow it.

میر علی محمد نو تیزی: جناب یہ شرط لگاتے ہیں تو یہ وہاں جا کر لگا میں۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: میرے خیال میں طالبان نے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں دی یہ بالکل غلط ہے۔

جناب اپسیکر: میری بات سے زیر و آور ہو گیا۔ اب قانون سازی کی طرف آتے ہیں۔ تو میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ مسودہ قانون نمبر ۲۰ پڑھیں۔

(سرکاری کارروائی برائے قانون سازی)

سردار عبدالحقیط لوئی: میں بلوچستان شہری غیر منقولہ جائیداد ٹکس کا ترمیمی مسودہ ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں

جناب اپسیکر: بلوچستان شہری غیر منقولہ جائیداد ٹکس کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء قانون نمبر ۲۰ پیش ہوا اور یہ مسودہ متعلقہ کمیٹی کے پردازیا گیا۔

جناب اپسیکر: اگلے مسودہ قانون نمبر ۲۱۔

سردار عبدالحقیط لوئی: میں بلوچستان ایکسائز ریگولیشن کا ترمیمی مسودہ قانون ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اپسیکر: ایکسائز ریگولیشن ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء قانون نمبر ۲۱ پیش ہوا اور یہ

مسودہ متعلقہ کمیٹی کے پردازی کیا گی۔

جناب اسپیکر، مسودہ قانون نمبر ۲۲ پر ہے جی۔

سردار عبدالحفیظ لوئی: بلوچستان تباہ کو فروشی کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان تباہ کو فروشی کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء قانون نمبر ۲۲ پیش ہوا اور یہ مسودہ متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: ۲۲ نمبر مسودہ قانون پر ہے جی۔

سردار عبدالحفیظ لوئی: میں بلوچستان موڑو ہیکل نیکیشن کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان موڑو ہیکل نیکیشن ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء مسودہ قانون نمبر ۲۳ مصدرہ ۱۹۹۹ء پیش ہوا اور یہ مسودہ قانون متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ یہ سارے مسودات قانون پیش کئے گئے اور متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹیوں کے پرداز کئے گئے۔

جناب اسپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب کی جانب سے ایک گزارش آتی ہے کہ اگر ہاؤس یہ اجازت دے تو آئندہ بھی جتنے اجلاس ہونے ہیں وہ شام کوتین بجے شروع کیے جائیں۔ اگر ہاؤس کی مرضی ہے تو مجھ کوئی اعتراض نہیں نہیں ہے جی تو اب اسیلی کی کارروائی اب مورخ ۸ ستمبر ۱۹۹۹ء وقت سہر پہر تین بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسیلی کی کارروائی ۵ بجے ۸ ستمبر ۱۹۹۹ء تک کے لئے ملتوی ہو گئی)